عمران سیریز نمبر 13

قبر اور خنجر

(مکمل ناول)

○

عمران کی زندگی میں شاید کوئی لمحہ ایسا آیا ہو جب اس نے خود کو بیکار محسوس کیا ہو۔ اسی وقت کچھ نہ کچھ کرنے کی عادت، عادت نہیں بلکہ ضرورت کہلاتی ہے۔ بعض آدمیوں کا مسئلہ کچھ ایسا ہی کچھ اس قسم کا ہوتا ہے کہ حرکت کے بغیر انہیں سکون نہیں ملتا۔ سکون سے زیادہ [illegible] ہو سکتا ہے۔ لہٰذا ایسے آدمیوں سے کچھ نہ کچھ کرتے رہنے کی عادت کو ضرورت ہی کہیں گے۔

عمران کو اس وقت کوئی کام نہیں تھا تو مکھیوں کے پیچھے پڑ گیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں فلٹ کی پچکاری تھی اور وہ دیوار پر بیٹھنے والی مکھیوں پر تاک تاک کر نشانے لگا رہا تھا۔

اچانک فون کی گھنٹی بجی اور عمران نے جھنجھلا کر فلٹ کی دو چار بوچھاڑیں فون پر بھی دے ماریں۔ پھر ریسیور اٹھا کر مردہ سی آواز میں بولا۔ "ہیلو۔"

"ہیلو... ڈارلنگ!" دوسری طرف سے ایک دبی مری سی آواز آئی اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ یہ وہی لڑکی تھی جو اکثر اسے فون پر بکواس کرتی رہتی تھی۔ عمران نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے، کہاں رہتی ہے... اور اس کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہے۔

"ہیلو! ڈارلنگ...!" دوسری طرف سے پھر آواز آئی۔

"رانگ نمبر پلیز!" عمران نے برا سا منہ بنا کر کہا۔ "ہو سکتا ہے کہ ڈارلنگ اور ڈیئر میرے پڑوسی ہوں! لیکن ان سے میری جان پہچان نہیں ہے۔"

اس نے ریسیور رکھ دیا اور پھر فلٹ کی بوچھاڑیں اکا دکا مکھیوں پر پڑنے لگیں۔ دفعتاً ہاتھ دیوار سے دروازے میں گھوم گیا اور فلٹ کی بوچھاڑ اس کے نوکر سلیمان کے چہرے پر پڑی جو دروازے میں داخل ہو رہا تھا۔

شاید اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ اس لئے وہ بوچھاڑ سے اپنے حلق میں تری محسوس ہوئی اور وہ کھانس کھانس کر تھوکنے لگا۔

"کیوں... یہ؟" اس نے پچکاری میز پر پھینک کر سلیمان کی پیٹھ ٹھونکنی شروع کر دی۔ پھر بولا۔ "مکھی تھی؟"

دوسرے ہی لمحے میں اس نے بڑی پھرتی سے کاغذ کی ایک بتی بنائی اور سلیمان کے سر کو سختی سے پکڑ کر ناک میں بتی کرنے لگا... اب اس بیچارے پر چھینکوں کا دورہ پڑ گیا۔

"ہائے صاحب... مرے میرے... آچھیں آچھیں۔"

"نکل گئی۔ نکلی!" عمران نے بڑی سنجیدگی سے فرش پر کچھ تلاش کرتے ہوئے پوچھا۔

"کیا چیز؟"

"مکھی!" عمران سوچتا ہوا بولا۔

"آپ نے میرے حلق میں فلٹ مارا تھا۔"

"مکھی تھی سلیمان کے بچے... مکھی!"

"میرے حلق میں؟" سلیمان نے اسے گھور کر پوچھا۔

"یقیناً تھی ورنہ میرا ہاتھ دروازے کی طرف کیوں گھوم گیا تھا۔" عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔

"صاحب! میری ایک بات سن لیجئے۔" سلیمان بولا۔

"دو ہی منٹ! اگر تمہارا پیٹ بھی نکل جانے والا ہو تو وہ ایک ابھی نہ جانے دے گی۔"

"میں اب خودکشی کر لوں گا۔" سلیمان پھر بولنے لگا۔

"کیا اس سے زیادہ آسان نسخہ یہ ہے کہ تم جاسوسی ناول لکھنا شروع کر دو۔"

"خودکشی کر لوں گا... یا پھر زہر کھا لوں گا۔"

"زہر کے کھانے سے پہلے تم خودکشی نہیں کر سکتے! سمجھے!" عمران نے فیصلہ کن آواز میں کہا۔ "اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ میں بھی تمہارا ساتھ دوں۔"

"آپ کیوں ساتھ دیں گے؟"

"آج کل جیسا کھانا تم پکا رہے ہو اس سے تو بہتر یہی ہے کہ میں خودکشی کر لوں... ورنہ یہ کھانا کھا کر مر جاؤں گا۔"

"کیا خرابی ہے کھانے میں؟"

"ایک خرابی ہوتی ہے! اب تو ہمیشہ شوربے میں بوٹیاں لگتی ہے! بڑا بڑا کر سمجھا دیا کہ گوشت میں بوٹیاں مجھے پسند ہیں؟"

"بغیر بوٹیوں کے شوربہ کیسے تیار ہو گا صاحب؟"

"اب یہ بھی میں ہی بتاؤں! اب تو اسی وقت خودکشی کر لے۔۔۔ ہاں ہاں۔۔۔"

فون کی گھنٹی پھر بجی اور عمران بڑبڑاتا ہوا ریسیور پر ٹوٹ پڑا۔

"سن رہا ہوں!" اس نے [illegible] آواز میں کہا۔ "بار بار بجانے کی ضرورت نہیں ہے؟"

"عمران ڈارلنگ غصے میں ہو کیا؟" دوسری طرف سے اسی لڑکی کی آواز آئی۔

"غصے میں نہیں اپنے کمرے میں ہوں۔۔۔ میرا نام عمران ڈارلنگ نہیں۔۔۔ علی عمران ہے۔۔۔ عمران ڈارلنگ کا فون نمبر کچھ اور ہو گا۔"

"تم اس وقت کیا کر رہے ہو۔"

"مکھیاں مار رہا ہوں؟"

"یہاں آ جاؤ۔۔۔"

"تو کیا عمران ڈارلنگ کسی بھیڑ کا نام ہے جو ریسیور میں گھس کر تم تک پہنچ جائے گا؟"

"تمہارا موڈ خراب معلوم ہوتا ہے!"

"ہاں! ابھی بات ہے! آج ٹھہرو! تم عورت ہی ہو تو ذرا مجھے بتاؤ کہ بوٹیوں کے بغیر شوربہ تیار ہو سکتا ہے یا نہیں۔"

"کیا بکواس ہے [illegible] تم۔۔۔ آج موسم بہت خوشگوار ہے؟"

"کیا آج موسم خوشگوار ہے!" عمران نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر سلیمان سے پوچھا۔

سلیمان بڑے معصوم انداز میں سر ہلا کر رہ گیا۔

"ہیلو!" عمران نے ماؤتھ پیس میں کہا۔ "ہاں! سلیمان کا بھی یہی خیال ہے۔"

"کیا بے پر کی اڑا رہے ہو! ڈیئرسٹ؟"

"یہ [illegible] خود ہی اڑی پھرتی ہیں! میں کیا اڑاؤں!"

لڑکی نے کچھ اور کہنا چاہا تھا لیکن عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا! پھر میز کے پاس سے ہٹا ہی

تھا کہ گھنٹی دوبارہ بجی۔۔۔ اور عمران جھپٹ کر فون پر ٹوٹ پڑا۔

"ارے۔۔۔ اب پیچھا بھی چھوڑو میرا؟" عمران چیخا۔ "ورنہ میں تمہارے باپ کو [illegible] انہیں [illegible] کیا کروں گا۔"

"کیا؟" دوسری طرف سے مردانہ آواز آئی۔ "کون بول رہا ہے؟"

"اوہ۔۔۔ صاحب!" عمران کے ہونٹ سختی سے بند ہو گئے۔

"ہیلو۔۔۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔ "کون ہے فون پر؟"

"میں عمران بول رہا ہوں جناب!" عمران نے کہا! اس نے امور خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان کی آواز پہچان لی تھی!

"عمران! تم فوراً [illegible] سٹریٹ کی [illegible] لاج میں پہنچو! کسی نے کرنل [illegible] کو قتل کر دیا ہے؟"

"جی؟"

"ہاں! ۱۲ نمبر کی رپورٹ ہی ہے۔ میں ابھی وہیں موجود ہوں! تم جلد سے جلد پہنچنے کی کوشش کرو! میں چاہتا ہوں کہ لاش اٹھنے سے پہلے تم بھی موقع واردات کا جائزہ لے لو۔"

"کچھ خاص بات ہے وہاں؟" عمران نے پوچھا۔

"ہے! لیکن تم جلدی کرو!"

"ابھی حاضر ہوا جناب!" عمران نے کہا۔ پھر دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہونے کی آواز سن کر ریسیور رکھ کر سلیمان سے بولا۔ "کیا میں نے ابھی تک کپڑے نہیں تبدیل کئے؟"

"نہیں صاحب؟"

"کیوں نہیں کئے؟" عمران اس طرح حلق پھاڑ کر دہاڑا جیسے وہ اس معاملے میں [illegible] رہا ہو۔

"آپ کپڑے کبھی نہیں تبدیل کرتے؟" سلیمان بولا۔

"پہلے کیوں نہیں بتایا تھا؟" عمران غرایا!

"آپ کو کہیں بہت جلد پہنچنا ہے؟"

"اتنی دیر بعد بتایا ہے تم نے سنا!" عمران [illegible]

"اب آپ اور دیر کر رہے ہیں؟" سلیمان پیچھے ہٹتا ہوا بولا۔

"ہاں! ٹھیک ہے! اچھا میرا کوٹ اٹھاؤ!" عمران اس طرح ٹھہر گیا جیسے یہ بات پہلے

اس کی سمجھ میں نہ آئی ہو!

سلیمان ان باتوں کا عادی ہو گیا تھا۔ اگر کوئی اسے ہزار روپیہ ماہوار بھی دیتا تو وہ عمران کو چھوڑ کر نہ جاتا۔ عمران ایسا ہی دلچسپ آدمی تھا...... یہی نہیں بلکہ وہ شاہ خرچ اور فیاض بھی تھا۔ اس کی ساری رقومات سلیمان ہی کی تحویل میں رہتی تھیں اور گھریلو انتظامات کے سلسلے میں وہ سیاہ سفید کا مالک تھا۔

عمران جلدی جلدی لباس تبدیل کر کے باہر آیا۔ گیراج سے کار نکالی اور فورٹین اسٹریٹ کی طرف روانہ ہو گیا۔ کرنل جوزف جس کے قتل کی اطلاع اسے فون پر ملی تھی کوئی غیر معروف آدمی نہیں تھا۔ شہر کے دیسی عیسائیوں میں اس سے زیادہ مالدار آدمی اور کوئی نہ تھا لیکن اس کے قتل پر عمران کو حیرت بھی نہیں تھی۔۔۔ کیونکہ اس کے بھتیجے اس کی دولت کے امیدوار تھے۔

کرنل جوزف لاولد تھا اور جوزف لاج میں اپنے چند ملازمین کے ساتھ رہتا تھا۔

عمران کو اس کا بھی علم تھا کہ سر سلطان اور کرنل جوزف گہرے دوست تھے۔

جوزف لاج پہنچ کر عمران نے محسوس کیا کہ وہ سر سلطان کو اپنی آمد کی اطلاع دیئے بغیر اندر نہیں داخل ہو سکے گا کیونکہ صدر دروازے پر سخت قسم کا پہرہ تھا اور شاید کچھ دیر قبل پولیس کے کانسٹیبل پریس رپورٹروں کے ساتھ دو دو ہاتھ کر چکے تھے۔

عمران کو بھی انہوں نے پریس رپورٹر ہی سمجھ کر لال پیلی آنکھیں دکھائیں لیکن عمران وہیں جم کر ان سے ان کے بال بچوں کی خیریت پوچھنے لگا۔ کانسٹیبل اسے گھورتے رہے تھے۔ ان کی آنکھوں سے شبہ جھانکنے لگا۔۔۔ ان میں سے ایک جو شاید خود کو کافی عقلمند سمجھتا تھا بولا۔

"کیوں؟ کیا مطلب ہے!"

"مطلب۔۔۔ یہ مطلب آج تک میری سمجھ میں بھی نہیں آیا۔ مگر کوئی ایسی صورت ہے کہ میں اندر پہنچ سکوں۔"

کانسٹیبل کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اندر سے سر سلطان کا پرسنل سیکرٹری دکھائی دیا۔

"اوہو آپ یہاں کیوں رک گئے ہیں! صاحب آپ کے منتظر ہیں۔" اس نے عمران سے کہا۔

اور کانسٹیبل بوکھلا گئے۔ اب انہیں معلوم ہوا کہ جس کے واسطے [illegible] ان سے کہا گیا تھا وہ کوئی

پہنچا ہوا آدمی تھا۔

اور کیپٹن فیاض کی آواز عمران کو سب سے پہلے سنائی دی۔ وہ بڑے جوش و خروش کے ساتھ [illegible] پر اظہار خیال کر رہا تھا لیکن عمران پر نظر پڑتے ہی اس کی آواز دھیمی پڑ گئی۔ پولیس کے آفیسروں کے علاوہ وہاں محکمہ خارجہ کے آفیسر بھی موجود تھے۔ یہ چیز عمران کے لئے باعث تشویش تھی۔ سر سلطان کی موجودگی کے لئے تو یہی جواز کافی تھا کہ وہ کرنل جوزف کے دوستوں میں سے تھے لیکن ان کے محکمے کے دوسرے آفیسروں کی موجودگی کا کیا مطلب ہو سکتا تھا۔۔۔ اور وہ سب اس کمرے کے سامنے کھڑے تھے جہاں لاش تھی اور سر سلطان نے عمران کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

یہ کرنل جوزف کی خواب گاہ تھی اور شاید اسے سوتے وقت قتل کیا گیا تھا کیونکہ لاش کمبل ہی میں تھی اور سر سلطان پہلے ہی فون پر کہہ چکے تھے کہ لاش کو اس کی جگہ سے ہٹایا نہیں گیا۔ اس کے بائیں پہلو میں ایک خنجر دستے تک پیوست تھا اور شاید اسے تڑپنے کی بھی مہلت نہیں ملی تھی کیونکہ بستر زیادہ شکن آلود نہیں تھا۔ لاش داہنی کروٹ پر پڑی ہوئی تھی۔ عمران کافی دیر تک خاموشی سے لاش کو دیکھتا رہا پھر ایک طویل سانس لے کر گلوگیر آواز میں بولا۔

"خدا ایسی موت سب کو نصیب کرے۔"

سلطان اس کی طرف مڑے لیکن ان کی آنکھوں سے حقارت آمیز غصہ جھانک رہا تھا۔ وہ اس وقت اس کی بے تکی باتیں سننے کے موڈ میں نہیں تھے۔ عمران فوراً ہی سنجیدہ ہو گیا۔

"یہ کس [illegible] کیوں دیا ہے؟"

"آخر۔۔۔ کیا مطلب؟"

"کرنل جوزف کا قتل اس کمرے میں نہیں ہوا...... مجھے یقین ہے۔" عمران نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں اس لئے نہیں بلایا کہ تم شرلاک ہومز کی طرح احمقانہ اور چونکا دینے والی باتیں کرو۔"

عمران سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھتا رہا۔

"میرا مطلب یہ ہے کہ فیاض پہلے ہی بہت کان کھا چکا ہے۔۔۔ اور عجیب طریقۂ قتل پر

کچھ بھی نہیں سننا چاہتا۔۔۔ مجھے قاتل چاہیے!"

"کرنل جوزف کا محکمہ خارجہ سے کیا تعلق تھا؟" دفعتاً عمران نے سوال کیا۔

"کچھ بھی نہیں وہ میرا دوست تھا۔"

"ہوں! لہٰذا وہ آپ کے ماتحت آفیسروں کا دوست کسی طرح نہیں ہو سکتا۔"

"کیا مطلب؟"

"آپ کے علاوہ دوسرے آفیسروں کی موت بھی حیرت انگیز ہے۔"

"غیر ضروری باتیں نہ کرو!"

"یہ معلوم کیے بغیر میں قاتل یا قاتلوں تک نہیں پہنچ سکوں گا۔"

"میں تمہاری باتیں نہیں سمجھ پایا وضاحت کرو۔"

"محکمہ خارجہ سے اس کا کیا تعلق تھا؟" عمران نے پھر اپنا پہلا سوال دہرایا۔

سر سلطان کچھ نہیں بولے۔ وہ کچھ سوچنے لگے تھے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے کہا۔ "تم نے ابھی کہا تھا کہ قتل اس کمرے میں نہیں ہوا! آخر تم کس بنا پر کہہ سکتے ہو؟"

"لاش کی حالت یہی ظاہر کرتی ہے! وہ دائیں کروٹ سیدھا پڑا ہوا تھا۔ لہٰذا قاتل نے نہایت آسانی سے بائیں پہلو میں خنجر اتار دیا۔ اور پھر کرنل جوزف کو کروٹ بدلنے تک کی مہلت نہ ملی۔ کیا آپ خود سوچیے کیا کرنل اتنا ہی کمزور آدمی تھا کہ خنجر لگنے کے بعد سیدھا بھی نہ ہو سکا۔"

"وہ بہت پیتا تھا" سر سلطان نے کہا۔ "ہو سکتا ہے کہ زیادہ نشے کی حالت میں سویا ہو۔ دیکھا گیا ہے کہ نشے میں قتل کیے جانے والے دوسری سانس بھی نہیں لے سکے۔"

عمران نے جواب میں کچھ نہیں کہا۔۔۔ وہ چاروں طرف نظر دوڑا رہا تھا۔۔۔ ایک بار وہ لاش کے قریب بھی گیا۔۔۔ اس کے پیروں کے تلوے دیکھے! اور پھر سر سلطان کے قریب واپس آ گیا۔

"اگر کرنل نشے میں تھا تو۔۔۔ اوہ مگر جانے دیجیے! آپ حقیقی الجھنوں میں مت الجھیے۔ میں اب کچھ نہیں کہوں گا۔۔۔ مگر۔۔۔ مجھے یہ پہلے معلوم ہو کہ پچھلی رات کرنل کہاں رہا تھا۔"

"تم کیا اور کچھ کہنا چاہتے ہو!" سر سلطان نے مضطربانہ انداز میں کہا۔

"میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کرنل جوزف قتل ہوا ہے۔۔۔ لیکن یہاں نہیں تھا

[illegible] نہیں رہتا تھا۔۔۔ [illegible]۔۔۔ اور۔۔۔؟"

"تمہاری بکواس سننے کے لیے میرے پاس وقت نہیں ہے!" سر سلطان جھلا گئے!

"اور مجھے یہ نہیں پتا تھا تو پھر اس کے سلیپر یا جوتے کہاں ہیں! مجھے تو یہاں اس کمرے میں ایک بھی نظر نہیں آیا؟"

سر سلطان نے چونک کر چاروں طرف دیکھا اور پھر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا اس نے جوتا پہنا تھا؟" عمران نے پوچھا۔

"عمران سنجیدگی سے! اس وقت یہ بات قابل غور ہے۔"

"وہ پچھلی رات جہاں سے بھی یہاں تک آیا ہو گا جوتے پہن ہی آیا ہو گا لیکن اس کے جوتے نہیں ہیں! یہ معلوم ہوتا ہے جیسے اس کے پیر زمین پر پڑے ہی نہ ہوں!"

سر سلطان کچھ اس انداز میں چاروں طرف دیکھنے لگے جیسے انہیں کرنل جوزف کے جوتوں اور سلیپروں کی تلاش ہو!

عمران پھر لاش کے قریب جا کر خنجر کے دستے پر جھک پڑا تھا! اسے دیکھتے ہی دیکھتے وہ بڑبڑایا "یہ خنجر۔۔۔ اوہ!" پھر وہ سیدھا کھڑا ہو کر آہستہ سے بولا۔ "یہ خنجر کسی عورت کا ہے!"

"کیا؟۔۔۔ شاید۔۔۔ ہو سکتا ہے اس پر کسی [illegible] کندہ ہے!" سر سلطان بولے۔

"وہ کسی کی عورت ہی کا ہو سکتا ہے!" عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "لیکن خود کرنل نے اسے استعمال نہ کیا ہو گا ورنہ اتنی لاپرواہی سے اسے یہاں نہ چھوڑ جاتی۔"

"ہو سکتا ہے وہ اسے نکالنے میں کامیاب نہ ہوئی ہو!"

"عورت دستے تک گھونپنے میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتی!" عمران بولا۔ "میں ٹھنڈی لاش کی بات کر رہا ہوں!"

"ٹھنڈی لاش سے کیا مطلب؟"

"میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کسی ایسی لاش کے پہلو میں جو ٹھنڈی ہو چکی ہو دستے تک خنجر اتارنا آسان کام نہیں ہے!"

"تم کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"یہی کہ یہ خنجر لاش ٹھنڈی ہو جانے کے بعد گھونپا گیا ہے! ہو سکتا ہے کہ اصل مجرم کسی

بڈھو ڈاگ کو پھنسانا چاہتا ہو؟"

"لیکن یہ خون؟" سر سلطان نے بستر پر پھیلے ہوئے خون کی طرف اشارہ کیا۔ "کیا وہ خشک ہو جانے کے بعد ایسا ممکن ہے؟"

"بالکل ممکن ہے جناب! پوسٹ مارٹم کی رپورٹ اس کی کھلی بھی جانب کی امید ہو ہے کہ اس خون کا تعلق اس لاش سے ہرگز نہیں ہو سکتا۔"

سر سلطان کچھ نہیں بولے!

عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا۔ "لاش اٹھوا دیجیے! مکان مقفل ہو جانا چاہیے! آج رات کو میرے آدمی اپنے طور پر یہاں کام کریں گے! بشرطیکہ اس واقعے کا تعلق محکمہ خارجہ سے بھی ہو!"

سر سلطان نے عمران کو گھور کر دیکھا مگر کچھ نہیں بولے!

"آپ مجھ سے کچھ چھپا رہے ہیں!" عمران پھر بولا۔

"تمہاری صلاحیتوں کا امتحان بھی مقصود ہے!" سر سلطان نے مسکرا کر کہا اور کمرے سے چلے گئے پھر عمران بھی باہر نکل آیا! کیپٹن فیاض ابھی موجود تھا اور وہ عمران سے خفگی سے گفتگو کر رہا تھا۔۔۔ جیسے کبھی کی جان پہچان ہی نہ ہو! عمران بھی وہاں سے نکل چلا گیا!

اپنے فلیٹ میں پہنچ کر اس نے جولیانا فٹز واٹر کو فون کیا!

"یس سر!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"نمبر ٹین اسٹریٹ کی جوزف لاج میں کرنل جوزف قتل کر دیا گیا ہے! پچھلی رات انجام ہوا کرنل جوزف کو۔۔۔ وہی جو ملٹری کے محکمے میں تھا۔"

"جی ہاں جناب! میں اسے جانتی ہوں! اور میرے لئے اس کا قتل باعث حیرت بھی نہیں ہے! کیونکہ وہ ایک عیاش قسم کا آدمی تھا! اکثر اس کے رقیبوں سے اس کا جھگڑا ہو جاتا ہے۔"

"یہ ایک بہت بڑی مصیبت ہے جولی!" عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "اب تک شہر جرائم کو شہر بھر کے عاشقوں اور رقیبوں کی فہرست بنانی پڑے گی! رقابت بہت ترقی کر گیا ہے! پہلے وقتوں کے عاشق ٹھنڈی آہیں بھرا کرتے تھے۔ پڑھے لکھے ہوئے تو دو چار شعر کہہ کے رقیبوں سے شکایت ہوئی تو بلی زبان سے محبوب کی بے رخی کا شکوہ کر لیا بات ختم! مگر آج کے عاشق رقابت میں گولیاں چلا دیتے ہیں! لہٰذا اب پولیس کے لئے ایک نیا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے!

ہے کہ اس سلسلے میں کچھ نئے قوانین بھی وضع کرنے چاہئیں! مثلاً عاشق کو قانوناً مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے علاقے کے تھانوں میں اپنے اور اپنے رقیبوں کے نام رجسٹر کرائیں۔

ہاں!" "خوب صورت۔۔۔ اچھا سنو! آج رات جوزف لاج کی تلاشی لو۔ اس کی تمام چیزیں تلاش کر کے ایسی چیزیں کرو جن سے اس واردات پر روشنی پڑ سکے! اور ہاں تمہیں یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ کن کن لوگوں سے بھی اس کے تعلقات تھے!"

"مگر جناب اس قتل کا محکمہ خارجہ سے کیا تعلق ہے؟"

"کیا۔۔۔" عمران نے دفعتاً لہجہ بدل کر کہا۔

"جناب" دوسری طرف سے سہمی ہوئی سی آواز آئی۔

"تمہیں اس سے کوئی سروکار نہ ہونا چاہئے۔"

"میں معافی چاہتی ہوں جناب!"

عمران نے مزید کچھ کہے بغیر سلسلہ منقطع کر دیا۔

کسی ویرانے خیال نے اسے سوچنے پر بھی مجبور ہو جانا پڑا۔۔۔ اگر وہ مجرم کسی بھی بڈھو ڈاگ پر قتل کا الزام رکھے ہوتا تو کیس میں کوئی پیچیدگی نہیں تھی! لیکن اگر کسی بھی بڈھو ڈاگ کا وجود ہی ہوتا تو کھوں کا یہ روپ ہی غیر متوقع تھا؟۔۔۔ کیا یہ ضروری تھا کہ وہ اس کی لاش کو خواب گاہ میں ڈال کر اس کا لباس تبدیل کرتے! لیکن پوسٹ مارٹم ہونے سے پہلے یہ بات بھی یا شبہ ہی تھی کہ موت گولی لگنے سے نہیں واقع ہوئی تھی!۔۔۔ ایسی صورت میں یا تو قاتل احمق تھا یا بہت ہی چالاک! چالاک اس صورت میں جب کہ یہ سب کچھ اس نے پولیس کو الجھانے کے لئے کیا ہو۔

عمران تمام رات اس کیس کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتا رہا! تقریباً پانچ بجے صبح اس نے کرنل کے متعلق جناب سے اس کے متعلق کچھ معلومات حاصل کرنی ہیں؟" پھر لباس تبدیل کر رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بجی! اس نے سوچا کہ کیپٹن فیاض کے [illegible] مگر یہ خیال غلط نکلا کیونکہ دوسری طرف سر سلطان تھے!

"عمران" وہ کہہ رہے تھے "کسی بڈھو ڈاگ کا پتہ چلا یا نہیں! تمہارے پاس اس کے متعلق بہت کچھ ہوگا! مگر میں اس سے زیادہ کچھ نہیں چاہتا۔۔۔ علاوہ ازیں ایک اتفاق اور کیجئے حکومت یہ واقعات کا رخ ایک بالکل ہی مختلف سمت میں موڑ دیا ہے! اگر اب میں

سوچتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ محکمہ خارجہ کی توجہ اس طرف غیر ضروری ہو! مجھے معلوم ہوا ہے جوزف عرف دانوں کسی عورت کے معاملے میں الجھا ہوا تھا... ہیلو... تم سن رہے ہو؟"

"جی ہاں میں سن رہا ہوں اور یہ بھی کہہ رہا ہوں کہ آپ محض جوزف کے دوست ہونے کی بنا پر دلچسپی نہیں لے رہے تھے۔"

"تمہارا خیال ٹھیک ہے اور اب تم اس کے متعلق سوچنا بھی چھوڑ دو۔ ویسے فیاض کو ٹٹولنے کی کوشش کرو۔ مجھے حالات سے مطلع کرو۔ پھر میں بتاؤں گا کہ محکمہ خارجہ کی اصل منشا [illegible]"

"بہت بہتر جناب!" عمران بولا اور دوسری طرف سے سلسلہ منقطع کر دیا گیا۔

عمران کی دلچسپی بڑھ گئی تھی اب اگر محکمہ خارجہ اس کیس میں دلچسپی نہ لیتا تب بھی اس کی دلچسپی تو برقرار ہی رہتی... ویسے بھی آج کل اس کے پاس کوئی کام نہیں تھا پہلے اس سوچا کہ فیاض کو فون کرے لیکن پھر ارادہ ترک کر دیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ فیاض اس کیس سے میں اس سے بھاگنے کی کوشش کر رہا ہے اور اگر وہ گھر پر موجود بھی ہو تو اپنی موجودگی اطلاع ہرگز نہ دے گا! اس نے فون ہی پر دوسرے ذرائع سے اس کے متعلق معلوم کرنا چاہا کامیاب بھی ہو گیا۔ کیپٹن فیاض اس وقت ٹپ ٹاپ نائٹ کلب میں موجود تھا۔

عمران نے اپنی ٹوسیٹر سنبھالی اور وہیں جا پہنچا!

فیاض ہال میں موجود تھا اور اس کے ساتھ اسی کے محکمے کا ایک آدمی انسپکٹر جاوید تھا کی موجودگی کا مطلب یہ تھا کہ فیاض یہاں تفریحاً نہیں آیا! انسپکٹر جاوید اپنی ڈائری کھولے اس پر کچھ لکھ رہا تھا۔ اور فیاض اس طرح آگے جھکا ہوا تھا جیسے وہ اسے ڈکٹیٹ کرا رہا بالکل اسی انداز میں ان کے قریب سے گزر گیا جیسے اس نے انہیں دیکھا ہی نہ ہو! مگر کیپٹن کی گھورتی ہوئی آنکھیں اس کا تعاقب کرتی رہیں۔

عمران سیدھا بار کاؤنٹر کی طرف چلا گیا! کاؤنٹر پر بار مین تنہا تھا!

عمران نے دیکھ کر اس انداز میں مسکرایا جیسے پہلے کی شناسائی ہو! بار مین کو بھی اکلوتے پڑے اور اس نے بڑی خفیف سی جنبش سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ پہچانتا ہے۔ حالانکہ شاید ہی کبھی عمران بار کے کاؤنٹر کی طرف گیا ہو! اور اس کلب کا تو نام

ہی سنا ہو۔ شاید پہلی ہی بار آیا تھا۔

"کہو... کیا بات ہے؟" عمران نے کاؤنٹر پر کہنیاں ٹیک کر آگے جھکتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ "میں سینکڑوں بار تمہیں ٹوک چکا تھا کہ ایک نہ ایک دن تمہیں پولیس والے یہاں ضرور گھیر لیں گے! اپنا ہاتھ صاف رکھو۔"

"میرے ہاتھ بالکل صاف ہیں جناب..." بار مین مسکرا کر بولا۔ "وہ دونوں صاحبان تو ایک لڑکی کے متعلق پوچھ رہے تھے۔"

"اچھا!... کس لڑکی کے متعلق؟" عمران نے حیرت ظاہر کی۔ "حالانکہ... میں تو سمجھا۔"

"کل رات" بار مین جلدی سے بولا۔ "پتہ نہیں کب کہاں کھپ گئی!" "اس زمانے کے دو دو صاحب بھی ہیں، خود بھی اس کے جنازے میں شریک ہوئے تھے!"

"تو کیا" عمران سر ہلا کر بولا۔ "مگر کسی کے متعلق وہ کیا پوچھ رہے تھے... وہ تو بڑی الجھن کی بات تھی... ایسی کیا تھی کہ تمہیں پولیس والوں کو اس کے بارے میں پوچھ گچھ کرنی پڑے کیوں؟"

"میں نے دیکھا نہیں ہے جناب! لیکن سنا ہے کہ وہ بہت خوبصورت تھی... اور کلب کے مستقل ممبروں کی توجہ اسی کی وجہ سے بڑھ گئی تھی۔"

"ہاں ہاں... مجھے پتہ ہے..." عمران بولا۔ "بہت خوبصورت تھی... اور جب وہ اس تمہاری جگہ کھڑی ہو کر شراب دیا کرتی تھی۔"

"جناب آپ بالکل بھول رہے ہیں جناب!... وہ بار میڈ نہیں تھی بلکہ رقاصہ تھی۔"

"ٹھیک ہے... میرا حافظہ... ٹھیک ہے!... وہ رقاصہ ہی تھی... آج تو کسی قاتلہ کی کاک ٹیل پینے کو دل چاہتا ہے۔"

"قاتلہ کی کاک ٹیل؟" بار مین متحیرانہ انداز میں آنکھیں پھاڑ کر بولا۔

"لیکن آپ... قاتلہ کی؟"

"آپ کا حافظہ جناب... کہیں آپ کے ذہن میں لیڈی کلر کاک ٹیل تو نہیں ہے؟"

"جی ہاں... وہی... وہی... پتہ نہیں کیوں یہ لفظ میرے ذہن سے نکل

جا سکتا ہے۔۔۔ کیا تم مجھے اس کی وجہ بتا سکتے ہو؟۔۔۔ آیا۔۔۔ اب یاد آیا۔۔۔ مسز بڈ فورڈ [illegible] بہت پسند کرتی تھی؟"

"مجھے اس کا علم نہیں ہے جناب۔۔۔ آپ کی خدمت میں کیا پیش کروں؟"

"نہیں آج میں بہت اداس ہوں! شراب [illegible] دوست بھی [illegible] میں تبدیل ہو جائے گی!۔۔۔ اداسی میں پیتا ہوں تو [illegible] مرحوم یاد آ جاتی ہیں!"

بار مین خاموش الجھن میں پڑ گیا کہ اس جملے پر کس طرح اپنے افسوس ظاہر کرنا چاہیے۔ پھر عمران پوچھ بیٹھا "وہ دونوں ویٹر کون ہیں جو مسز بڈ فورڈ کے زمانے میں بھی یہاں تھے؟"

"نمبر ایک اور نمبر دو۔۔۔" بار مین نے جواب دیا اور گلاس کاؤنٹر پر رکھے ہوئے جگ اٹھا کر دوسری طرف رکھنے لگا۔

عمران وہاں سے ہٹ آیا۔ اب بھی وہ نو وارد بیاض سے نظر ملانے سے گریز کر رہا تھا اور اس کا یہ عالم تھا کہ اس نے اسکاٹ پروین کو [illegible] بیچنے کی بجائے عمران کو گھورنا شروع کر دیا تھا۔ اچانک اس نے پروین کی طرف مڑ کر جلدی سے کچھ کہا اور پروین اٹھ کر ایک طرف چلا گیا۔ عمران سے یہ بات پوشیدہ نہ رہ سکی کہ پروین اس طرح کیوں اٹھا تھا اس نے اسے تیر کی طرح ویٹر نمبر ایک کی طرف جاتے دیکھا۔ وہ ایک لمحے کیلئے اس کے پاس رکا پھر تحکمانہ انداز میں آنکھیں نکال کر جلدی جلدی کچھ کہتا ہوا ویٹر نمبر دو کی طرف چلا گیا۔ عمران یکلخت فیاض کی میز کی طرف مڑا۔ دونوں کی نظریں ملیں اور فیاض نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی لیکن وہ ایسے انداز میں سر ہلاتا ہوا صدر دروازے کی طرف بڑھ گیا جیسے بہت جلدی میں ہو۔ وہاں آ کر اس نے پھر کار سنبھالی اور فیاض کے گھر کی جانب روانہ ہو گیا۔ وہ فیاض کی اس کمزوری سے اچھی طرح واقف تھا کہ وہ دفتری معاملات سے بھی اپنی بیوی کو باخبر رکھتا تھا۔

بہر حال اس نے سوچا ہو سکتا ہے فیاض کی بیوی ان کے واقعات سے واقف ہو جن کا ذکر سر سلطان نے فون پر کیا تھا۔

فیاض کی بیوی نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا عمران سے شاذ و نادر ہی ملاقات ہوتی تھی۔

"فیاض تو نہیں ہیں!" عمران نے افسوس ظاہر کرنے کے سے انداز میں کہا۔

"نہیں۔ کیوں؟ کوئی خاص بات۔۔۔"

"شاید کچھ نہیں اس مسز بڈ فورڈ نے پریشان کر رکھا ہے۔۔۔ یہ نہیں وہ کم بخت کہاں سے [illegible] کی ہے میرا خیال ہے کہ وہ آج کل شاید گھر میں مقیم ہوگی۔"

"فیاض صاحب کب سے نہیں ملے۔۔۔" اس کی بیوی نے مسکرا کر پوچھا۔

"میں صبح کرنل جوزف کے یہاں ملاقات ہوئی تھی۔"

"آپ اس سے مسز بڈ فورڈ شاید گھر میں مقیم ہوگی۔" فیاض کی بیوی ہنس پڑی۔

"کیوں آپ کا کیا خیال ہے؟" عمران کچھ جھنجھلا کر بولا۔ "میں ہر بار سوچتا ہوں اب فیاض کے لئے کچھ نہ کروں گا۔ لیکن۔۔۔"

"کیوں؟۔۔۔ دیکھئے انہیں سوچنا نہ ہوگا کہ آپ سے مل سکتے۔۔۔ بہر حال مسز بڈ فورڈ مر چکی ہے عیسائیوں کے قبرستان میں اس کی قبر بھی موجود ہے۔۔۔ اور اب مسز بڈ فورڈ گھر پر ہے؟"

"مگر قبر کا پتہ کیسے چلا میں اس کیس سے قطعی ہاتھ کھینچ لوں گا" عمران جھنجھلائے لہجے میں بولا۔

"بھابی کہئے! وہ بہت زیادہ مشغول ہیں! ہو سکتا ہے اب آپ کی طرف گئے ہوں۔ ویسے قبر کا سراغ ملنا خود ایک حیرت انگیز کہانی ہے۔ اگر شام کے اخبارات میں مسز بڈ فورڈ کے کارنامے آتے تو شاید یہ بات ابھی نہ کھلتی۔ سعید آباد پولیس اسٹیشن کا ایک سیکنڈ آفیسر پچھلی رات گرینڈ ہوٹل میں بیٹھا ہوا تھا اچانک اس کی نظر ایک آدمی پر پڑی جو اسے مشتبہ معلوم ہوا! وہ ادھیڑ عمر کا ایک وجیہہ آدمی تھا۔ چہرے پر گھنی داڑھی اور جسم پر مغربی طرز کا لباس! سیکنڈ آفیسر کا بیان ہے کہ اس کی آنکھیں خرگوشوں کی سی تھیں۔۔۔ وہ در و دیوار کو اس انداز سے گھور رہا تھا جیسے ان پر غصہ آ رہا ہو۔ جب وہ گرینڈ ہوٹل سے نکلا تو اسے خبر نہ ہو سکی کہ سیکنڈ آفیسر اس کا تعاقب کر رہا ہے بہرحال وہ چلتے چلتے عیسائیوں کے قبرستان میں داخل ہو گیا۔ سیکنڈ آفیسر بھی پیچھے لگا رہا تھا۔۔۔ اس کا بیان ہے کہ اس نے اسے ایک قبر پر گر کر روتے دیکھا تھا وہ [illegible] کہہ رہا تھا۔ "مسی۔۔۔ مسی۔۔۔ میں بہت جلد تمہاری روح کو سکون پہنچاؤں گا۔ اب تمہارے قاتل زندہ ہیں میں چین سے نہیں بیٹھ سکتا۔۔۔" وہ اور نہ جانے کیا کیا کہتا رہا۔۔۔ بہرحال سیکنڈ آفیسر کا خیال یہ تھا کہ وہ کچھ لوگوں سے انتقام لینے کا ارادہ رکھتا ہے! قبرستان میں اندھیرا تھا اور اسی بنا پر وہیں سے تعاقب کا سلسلہ منقطع ہو گیا! سیکنڈ آفیسر نے اسے وہاں سے باہر نکلتے نہیں دیکھا تھا! بس وہ حیرت انگیز طور پر غائب ہو گیا تھا۔ سیکنڈ آفیسر نے بعد میں اس قبر

کا جائزہ لیا۔ وہ کسی مسیح بڈ فورڈ کی قبر تھی! کتبہ پرانا تھا لیکن ایک تحریر نئی تھی! جس کیلئے سرخ رنگ کی چاک استعمال کی گئی تھی۔ یہ تحریر تھی "زندگی شیریں ہے مگر انتقام شیریں ترین ہے!" اور وہیں قبر پر ایک خنجر پڑا ہوا ملا جو کرنل جوزف کے سینے میں گھسے ہوئے خنجر سے مشابہ ہے اور اس کے دستے پر بھی مسیح بڈ فورڈ کندہ ہے!"

"اوہ— تو کیا وہ سیکنڈ آفیسر اخبارات میں مسیح بڈ فورڈ کے خنجر کے متعلق پڑھنے سے قبل ہی کیپٹن فیاض سے ملا ہوگا؟"

"جی ہاں!"

"دوسرا خنجر اس کے پاس تھا؟"

"جی ہاں اور اب فیاض صاحب کے پاس ہے!"

"اور کوئی خاص بات؟"

"نہیں! اس سے زیادہ مجھے کچھ نہیں معلوم!"

"اچھا شکریہ!" عمران اٹھتا ہوا بولا۔ "اب مجھے جلدی کرنی چاہیے!"

◆

فیاض کے گھر سے نکل کر وہ سیدھا عیسائیوں کے قبرستان پہنچا! اس کے متصل ایک چھوٹا سا گرجا گھر تھا اور وہ قبرستان اسی گرجے کے زیر اہتمام تھا۔ پادری تک پہنچنے میں اسے دیر نہیں لگی مگر بے سود! کیپٹن فیاض نے یہاں بھی ساری راہیں مسدود کر دی تھیں! پادری نے بڑی خوش اخلاقی سے کہا "مجھے افسوس ہے کہ میں مسیح بڈ فورڈ کے متعلق کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتا! اور نہ آپ کو متوفیوں کا رجسٹر ہی دکھایا جا سکتا ہے۔ شہر کے ایک بڑے حاکم سے مجھے یہی ہدایت ملی ہے۔ رہا قبر کا معاملہ تو آپ اسے دیکھ سکتے ہیں! اس پر غالباً کسی آوارہ آدمی نے سنسنی پھیلانے کے لئے کچھ لکھ دیا ہے!"

عمران نے بہت کوشش کی کہ اس سے کچھ معلوم ہو سکے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔

اب وہ ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کی طرف واپس جا رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ وہ فیاض کے بغیر کام نہیں چلے گا۔ ان دونوں ذریعوں سے کچھ معلوم ہونے کی توقع نہیں تھی کیونکہ انہیں براہ راست محکمہ سراغرسانی کے سپرنٹنڈنٹ کی طرف سے متنبہ کیا گیا تھا— پھر

اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ نائٹ کلب کے منیجر کو ٹٹولا جائے۔ گو کہ اسے بھی فیاض نے زبان بند رکھنے کی تاکید کر دی ہوگی مگر عمران اس کی بعض دکھتی ہوئی رگوں سے واقف تھا۔

ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کا منیجر بھی عمران کو اچھی طرح جانتا تھا لیکن شاید اسے اس بات کا علم نہیں تھا کہ عمران اس کی بعض غیر قانونی حرکتوں سے بھی واقفیت رکھتا ہے!

فیاض اور پولیس کلب سے واپس جا چکے تھے۔

عمران منیجر کے کمرے کی طرف چلا گیا! یہ ایک ادھیڑ عمر کا موٹا تازہ آدمی تھا— عمر پچاس کے لگ بھگ رہی ہوگی... عام دولت مند آدمیوں کی طرح یہ بھی "فارغ البال" تھا۔ یعنی اس کی کھوپڑی انڈے کے چھلکے کی طرح چکنی اور شفاف تھی۔

"کہئے... عمران صاحب!" وہ اس سے گرمجوشی سے مصافحہ کرتا ہوا بولا۔ "جب سے لیڈی جہانگیر کلب میں نہیں ہوتی ہیں آپ نے بھی آنا جانا چھوڑ دیا ہے... تشریف رکھیے!"

"لیڈی جہانگیر!" عمران نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر مغموم لہجے میں کہا۔ "میں بھی شکایت کرنے آیا ہوں کہ آج کل وہ کیوں نہیں آتیں!"

"مجھ سے زیادہ آپ جانتے ہوں گے۔" منیجر مسکرایا۔

"ہائے۔

اے عمر کو جو آتش فرقت میں عشق
کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

"کیا بکنے لگے آپ—" منیجر نے میز کے کونے پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔ "شعر گوئی کے علاوہ... آج کل اور کچھ نہیں سوجھتا—"

"تو کیا آج کل آپ شاعر ہو رہے ہیں۔"

"ہاں... آں... گریباں پھاڑتا ہے۔ تنگ جب دیوانہ آتا ہے!
خدا جانے کہاں سے کس طرح... یہ وحشت دیوانہ مستانہ آتا ہے"

"یہ تو مصرعہ کچھ دوسرا ہی معلوم ہوتا ہے۔"

"بلکہ میں اپنے ہوش میں نہیں ہوں! بے خودی میں مصرعہ بدل گیا ہوگا! جب سے مسیح بڈ فورڈ کے متعلق اخبارات میں پڑھا ہے! اچھی بھلی بری یادیں تازہ ہو گئی ہیں!"

"میں مجبور ہوں عمران صاحب!" منیجر یک بیک سنجیدہ ہو گیا۔ "میمی بذفورڈ کے مسئلے پر میری زبان بند کر دی گئی ہے! میں اس کے متعلق کوئی گفتگو نہیں کر سکتا۔"

"آپ جیسے عظیم الشان آدمی کی زبان کون بند کر سکتا ہے؟"

"کیپٹن فیاض!" منیجر نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"خیر میں اس کے متعلق کچھ نہیں پوچھوں گا کرنل جوزف کب سے کلب کا ممبر تھا؟"

"ایک ہی بات ہے مسٹر عمران! میمی بذفورڈ کا نام کرنل جوزف کے قتل کے بعد ہی لیا ہے! لہٰذا میں معذور ہوں!"

"خیر جانے دیجئے!" عمران نے لاپروائی سے کہا۔ "اب میں ایک نمبرا سوال کروں گا اس کا تعلق صرف آپ کی ذات سے ہے!"

"ضرور پوچھئے!"

"کلب میں شراب کی کتنی کھپت ہے؟"

"کیا سپلائی کرنے کا ارادہ ہے!" منیجر مسکرایا۔

"نہیں بلکہ اب آپ اس کلب کے اس کولڈ اسٹوریج کے متعلق معلومات حاصل کرنا ہیں جس کا علم منیجر اور دو ملازموں کے علاوہ صرف علی عمران ایم۔ ایس سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (آکسن) کو ہے۔"

"آپ کس کولڈ اسٹوریج کی بات کر رہے ہیں۔ مسٹر عمران۔" منیجر آگے جھکتا ہوا بولا۔

"وہ جو اس فرش کے نیچے ہے!" عمران نے فرش کی طرف اشارہ کیا!

منیجر ہنسنے لگا جب اچھی طرح ہنس چکا تو بولا۔ "معلوم ہوتا ہے کہ آپ بہکے گئے ہیں۔"

"نہیں تب پولیس کا ای کولڈ اسٹوریج سے نکال کر۔۔۔ اور آپ کے رجسٹروں کی باقاعدہ چیکنگ کراؤں گا آج یہ کوئی نئی بات نہیں! میں سالہا سال سے اس کا علم رکھتا ہوں مگر وہ مجھے کیا ضرورت کہ کسی کے پھٹے میں ٹانگ اڑاؤں!"

"مسٹر عمران۔۔۔!" منیجر اس سے زیادہ اور کچھ نہ کہہ سکا اس کے چہرے پر سراسیمگی کے آثار تھے اس نے اپنی پیشانی رگڑتے ہوئے ہونٹ دانتوں میں دبا لیا!

"میں بلاوجہ اہتمام ترانی بھی نہیں کرتا جو کچھ کہہ رہا ہوں اس کے لئے ثبوت بھی فراہم کروں گا کیا اس کے واسطے کا راستہ ذہن میں نہیں ہے!"

"مسٹر عمران!" منیجر نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا! اس کا ہاتھ کانپ رہا تھا!

"میمی بذفورڈ۔۔۔!" عمران نے آہستہ سے کہا۔

"آخر آپ کو میمی سے کیا سروکار! مجھے نہیں یاد پڑتا کہ آپ اس سلسلے میں یہاں آتے رہے ہوں۔"

"وہ میرے ایک دوست کی محبوبہ تھی۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں اس کا نام نہ اچھالا جائے اگر آپ بھی اس میں کسی طرح ملوث ہوں تو بتا دیجئے میں آپ کی بھی مدد کروں گا!"

"مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں! مگر جس انداز میں کیپٹن فیاض نے تفتیش شروع کی ہے مجھے پسند نہیں! انہوں نے مجھ سے بالکل اسی طرح گفتگو کی تھی جیسے کرنل جوزف کو میں نے ہی قتل کیا ہو!"

"نہیں۔۔۔ بدتمیز آدمی ہے!" عمران سر ہلا کر بولا۔ "جس کی نظروں میں دوسروں کی کوئی وقعت نہیں۔۔۔ گفتگو کرتے وقت اسے کم از کم آپ کی پوزیشن کا خیال رکھنا چاہئے تھا۔"

اور اب میں منیجر کیپٹن فیاض کو برا بھلا کہتا رہا۔ عمران اس کی ہاں میں ہاں ملاتا رہا!۔۔۔ آخر اس نے کہا۔ "میں آپ کو ایک عورت کا پتہ بتا سکتا ہوں! وہ میمی کے متعلق سب کچھ جانتی ہے لیکن میں نے اس کا تذکرہ کیپٹن فیاض سے نہیں کیا!"

"کون ہے وہ!" عمران نے پوچھا

"نہیں! اس میں نے نہیں بتایا کیوں بتاؤں! جب فیاض صاحب شریفوں کی طرح گفتگو نہیں کر سکتے تو پھر کیا میں ان سے دبتا ہوں!"

"ٹھیک نہیں۔۔۔ قطعی نہیں! آپ دیکھئے گا بہت جلد یہاں سے فیاض کا تبادلہ کر دیا جائے گا! آج کل اس کے خلاف درخواستیں پہنچتی رہتی ہیں!"

"کیا آپ کو معلوم ہے کہ میمی کیسے مری تھی؟" منیجر نے پوچھا۔

"نہیں میں نہیں جانتا!"

"وہی عورت آپ کو بتائے گی! وہ میمی کی رازدار تھی! مگر اس زمانے میں اس کا منہ بند کر دیا گیا تھا!"

"آپ کو علم نہیں۔"

"نہیں۔۔۔ صرف مجھے معلوم ہے۔ البتہ ان لوگوں کو نہیں جانتا جن کا ہاتھ اس کی موت میں تھا!"

"واقعی عجیب ہے!"

[illegible]

تیسرے دن ہسپتال میں دم توڑ دیا۔"

"کیا وہ کوئی پیشہ ور عورت نہیں تھی؟" عمران نے پوچھا

[illegible]

[illegible]

"غالباً اس کے زمانے میں بھی مستقل ممبر تھے، ابھی تک ہیں؟"

"کرنل جیرالڈ ممبر تھا"

[illegible] بھی ممبر تھے اب تک رہے ہیں! لیکن ان کی موت میں بھی بڑی حد تک [illegible] حیرت انگیز ضرور رہا

"حیرت انگیز کیوں ہے؟" عمران نے پوچھا

[illegible]

والے معاملے میں شریک رہے ہوں گے۔"

"ہو سکتا ہے" عمران سر ہلا کر بولا۔ "وہ ایک عیاش طبع آدمی تھا"

"بہت زیادہ — مگر میں نے انہیں کبھی کسی کی طرف جھکتے نہیں دیکھا"

"آہ — تو شاید آپ کسی کے متعلق بطور خاص نظر رکھے ہوئے تھے!"

ممبر نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا! عمران ہی بولا۔

"آپ کو بھی ابھی تک دلچسپی رہی ہوگی!"

"قدرتی بات ہے مسٹر عمران! ابھی تک مجھ پر ایک [illegible] ہے"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] خلاف ہو گئے ہیں! شکل ہی لئے اس سے آپ

[illegible]

[illegible] لیکن وہ کر چڑھوں میں ملازم تھی اس سے

[illegible]

[illegible] لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس کے ہاتھوں پر چاندی کے خول چڑھائے گئے تھے؟"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ایک طویل سانس کے ساتھ کہا

[illegible] "ہو سکتا ہے کہ میں آئندہ بھی آپ کو تکلیف دوں!"

[illegible]

[illegible] مجھے کبھی یاد آنے کا ویسے میں پانچ سال سے واقف ہوں! ان چیزوں سے [illegible] لیکن [illegible] آپ اطمینان رکھیں، عمران کمرے سے نکل گیا۔

○

[illegible] بڑی جگہ نہیں تھی لیکن اپنے حصے ان کی وجہ سے یہ کلب کافی مقبول

[illegible]

"تمہارا خیال درست ہے" [illegible]

[illegible]

"کیا بات ہے تم کیا چاہتی ہو؟"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"اتفاق ہی ہو گا؟"

"آپ سب قریشی صاحب... قریشی صاحب کہتے ہیں" عمران [illegible] بولا۔ [illegible]

[illegible]

"اتفاق کیا ہے؟"

[illegible]

"کہیں؟" سونیا اسے گھورنے لگی۔

"بس یونہی... میں بھی تمہیں اپنا [illegible] کی کہانی سناؤں گا"

"تم عجیب آدمی ہو!"

"اچھا تم... میں قریشی کے قتل کے لیے کوئی دوسرا [illegible] سوچتا ہوں [illegible]

[illegible] ہاں آج ہی کے اخبار میں تھا [illegible]"

"[illegible] ڈرامہ" سونیا کی زبان سے بے اختیار نکلا۔

"ہاں [illegible] ڈرامہ [illegible] ظاہر ہے کہ اب [illegible] ہوں گے اسے"

[illegible] عمران اپنی [illegible] "مگر کوئی [illegible] میری [illegible] میں میرے گھر آئے اور [illegible] جائے کہ [illegible] لیکن یہ لوگ جب [illegible] قریشی صاحب [illegible] قتل [illegible] میں کیا کہہ [illegible]

[illegible]

[illegible] آئے تھے" سونیا نے گھورتی ہوئی بولی۔

"نہیں ابھی تو یہاں کوئی بھی نہیں آیا تھا میرے [illegible] کا خیال ہے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مگر بڑے قریشیوں سے میں [illegible] ہوں [illegible] ہے"

[illegible] سونیا [illegible] گھورتی رہی۔ [illegible]

[illegible] صرف ظاہر کر رہے

[illegible] آدمی ہو" عمران نے [illegible]

"تم [illegible] ہوا

"میں انگلینڈ جانا چاہتا ہوں تاکہ انگریزوں کے طور طریقے سیکھوں گا"

[illegible] سونیا [illegible] کی ہے [illegible]

[illegible] عمران صاحب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عمران اس کی طرف مڑا [illegible] لیکن اب اس کے چہرے پر حماقت کے آثار

[illegible] سنجیدگی سے [illegible] پوچھا [illegible]

[illegible]

[illegible] اور تمہارے [illegible] شاید وہ آدمی واقف [illegible]

[illegible]

[illegible] سونیا نے [illegible] آواز میں کہا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"بھئی مجھے جلدی ہے ادھر ادھر کی باتوں میں وقت [illegible]"

سویرا دروازے کی طرف بڑھی لیکن ٹھیک اسی [illegible]

وہ تو پریشان تھا

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" اس کا لہجہ تحکمانہ تھا

[illegible]

"ہواؤں میں اڑ رہی ہو آج تو — یہ بھوکا لڑکا کون ہے"

[illegible]

[illegible]

"تم اس کے عاشق کے سامنے میری توہین نہیں کر سکتے"

"اپنی زبان سنبھال کر" عمران گرجا "عاشق ہو گے تمہارے [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] طرح کا اعلان جنگ تھا عمران نے اسے آہستگی سے ایک طرف ہٹاتے ہوئے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"کہاں لے جا رہی تھیں؟"

[illegible] "تم نے بہت برا کیا"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گھورے جا رہا تھا

"تم وقت برباد کر رہی ہو سونیا میں تمہیں صرف تین منٹ اور دے [illegible]

منٹ پر کیپٹن خاور کو فون کر دوں گا۔"

[illegible] مصیبت کھڑی کر رہی ہے" سونیا نے بے ہوش آدمی کی طرف اشارہ کیا

[illegible] ہوش میں آتے ہی یہ چیخ پکار کر یہاں سے چلا جائے گا

"اور پھر سونیا [illegible] کسی کے خلاف کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔"

"کیا یہ کوئی خطرناک آدمی ہے" عمران نے پوچھا

[illegible]

[illegible]

[illegible]"

"تم حالات کی سنگینی اور سنجیدگی سے ناواقف ہو"

"مطلب تم بھی کہو" عمران نے [illegible] "میں پہلی بار [illegible]"

[illegible]

اس طرح [illegible] خطرناک ہے"

"ہا ہا ہا" عمران نے بڑی سادگی سے پوچھا

[illegible]

"تم کیا چاہتی ہو"

[illegible]

[illegible] بہت ہے"

[illegible]

[illegible] مجھے [illegible] میں جانتا ہوں کہ تم [illegible]

[illegible]

نکل ہی کر رہے ہو"

عمران نے آگے بڑھ کر دروازے کی چٹخنی چڑھا دی اور سونیا کی طرف مڑا

[illegible]

[illegible]

[illegible] گریبان میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا آٹومیٹک پستول نکال لیا تھا

[illegible] عمران کی طرف کرتی ہوئی غرائی "اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھاؤ"

[illegible] عمران نے ہاتھ اٹھا دیے

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہو جاؤ [illegible] مگر اب یہ [illegible] نہیں ہو سکتا"

[illegible]

[illegible] خیال ہے کہ دوسری طرف تمہارے [illegible] موجود ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] بھی ہو جاتا ہے"

[illegible]

[illegible] جانے کیا کیا کہ دوسرے ہی لمحے میں [illegible] کے سامنے بڑی بڑی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عمران اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا مسکرا رہا تھا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سونیا حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے گھور رہی تھی۔ عمران نے پھر کہا "دوسری [illegible] یہ میرے لئے پستول کی بجائے تالی کی [illegible] رکھنا سمجھیں"

سونیا خاموش ہی رہی۔ اب وہ اس بے ہوش آدمی کی طرف دیکھ رہی تھی جس کے [illegible] ہوئی عمران کی طرف دیکھنے لگی

[illegible]

سونیا پھر سے کچھ کہہ گئی۔ عمران پھر بولا "وہ لوگ کون تھے جنہوں نے تمہیں [illegible]

"میں کچھ نہیں جانتی۔ میں کچھ نہیں جانتی"

"اس کا [illegible] بھی پھر ایک نہیں ہلاؤ گے سمجھیں یا ابھی سب شروع ہو جائے"

عمران نے جیب سے نوٹ بک اور قلم نکال لیا

[illegible]

"میں کسی کو بھی نہیں جانتی"

"اس کے لئے میں [illegible] رکھتا ہوں یا تم اس سے انکار کرتے [illegible]

"اس کا کیا نام تھا" عمران نے پوچھا

[illegible]

[illegible] مجھ سے بھی ملاقات دونوں [illegible]

[illegible]

[illegible] ہی جیسے [illegible] تھا"

[illegible] کے بعد بھی پھر کبھی اس سے ملاقات ہوئی تھی"

[illegible]

[illegible] ایک [illegible] رہی [illegible] عمران نے پوچھا

[illegible] کسی کی [illegible] نہیں [illegible]"

[illegible] پولیس کو اطلاع کیوں نہیں دی تھی"

[illegible] بہت اچھی تھی [illegible] بہت ٹھیک [illegible] اس لئے اس کا یہ انجام ہوا

[illegible] ہی شریف اور نیک ہو گئیں؟"

[illegible] اگر میں شریف اور نیک ہوتی تو میرے ہاتھ کے [illegible] اتنی بری بھی [illegible] کروں"

[illegible]

[illegible] اگر اسی طرح میں رہتے ہو تو اچھا انجام [illegible]

[illegible] میں کہیں تمہارے عشق میں [illegible] گرفتار ہو رہا ہوں [illegible] محسوس کیا جیسے وہ اسے [illegible] اور رونا چاہتی ہو۔ شاید اس کا خیال [illegible]

[illegible] اس کے بارے میں پوچھ گچھ شروع کر دی اور گفتگو [illegible] جیسے دونوں [illegible] طور پر مل بیٹھے ہوں

"جی ٹھیک ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔" عمران آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کی طرف

[illegible]

* * *

[illegible]

کرنے لگا۔۔۔ شاید وہ بھی ابھی تک یہی سوچ رہا تھا کہ کل اس نے دیکھی کی

"میں عمران ہوں سوچ رہا تھا۔" اس نے معصوم انداز میں کہا

"واہ! عمران... [illegible]" خاصا [illegible] کے [illegible]

[illegible]

کہیں رہ گیا۔"

"مگر تم اپنی ٹانگ سلامت رکھنا چاہتے ہو" [illegible] "ویسے تم نے محنت تو بہت

بیگم کو ادھار [illegible] سے سب کچھ معلوم کر لیا۔"

"جی! [illegible] تو [illegible] ویسے اگر وہ تمہیں ناپسند ہو تو مجھے [illegible]

[illegible] چھوڑو [illegible] تم اس وقت کیا کر رہے ہو

[illegible]

[illegible]

[illegible] آؤ [illegible] میں آج بہت اداس ہوں!"

[illegible] کی طرف سے مسلسل [illegible] کر دیا گیا [illegible] عمران کو اداسی کا [illegible] کی طرف دوڑ

[illegible]

[illegible] ہو گئی!

[illegible] میں [illegible] کے ساتھ [illegible] کی تلاش [illegible] میرا خیال ہے کہ

[illegible] باتیں معلوم کی ہیں!"

[illegible] کرو [illegible] کرنے کی کوشش کیا کرو!"

[illegible]

[illegible] کی بڑی [illegible] ہوتی ہیں۔ [illegible] کے لیے [illegible]

[illegible]

[illegible] سے ترقی کر رہی ہو [illegible]" عمران نے کہا۔ "اچھا میں اسے دیکھ لوں گا۔ اب

[illegible]

[illegible] عمران سے [illegible]

[illegible] معلومات [illegible]

وہ اس آدمی کا پتہ لگا لو گے۔"

"میں کہتا ہوں اس سے کچھ بھی سوچا تھا" فیاض نے جواب دیا۔

[illegible]

کارروائی مشہور کر رکھی ہے۔"

[illegible] نکل کر پیچھے کے دروازے [illegible] باہر نکل گیا

آج وہ بڑی سعادت مندی سے عمران کے ہر مشورے پر عمل کر رہا تھا

◆

[illegible]

[illegible]

کا جواب اس کے ملازم کبھی دے چکے تھے

[illegible]

درخت تھا جس کی شاخیں چھت پر پھیلی ہوئی تھیں [illegible]

یہی راستہ استعمال کر رہا ہو [illegible] درخت کے ذریعے اوپر پہنچنے کے بعد عمران [illegible]

[illegible] چھت [illegible] تھی صرف دیوار تھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عمران سوچ رہا تھا کہ اس کے ماتحت یقیناً بہت [illegible] نے دریافت کیا ہوگا

[illegible] ایک پراسرار آدمی تھا عام آدمیوں سے [illegible] اس میں کیوں دلچسپی لے رہا تھا [illegible] اور حیران رہ گیا یہاں کی [illegible] ظاہر کر رہی [illegible]

[illegible] کی تعداد چھ تھی۔

[illegible]

[illegible] جگہ سے [illegible] قیمت کے اعتبار سے [illegible] کی گئی تھی

[illegible] کہانی کی طرح بھی درست نہیں [illegible] دشمن نہیں بلکہ دشمنوں کو [illegible] کیونکہ وہ آدمیوں کے درمیان [illegible]

صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ ہیروں تک کسی نہ کسی طرح پہنچ گئی [illegible]

[illegible]

میں ضرور چالاکی کی ہو گی!

[illegible]

[illegible]

اس کے ہاتھ میں آ گئی اور اس نے اسے [illegible] ڈال دیا۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] انکل "اُم" [illegible]

[illegible]

خوفناک دھماکا ہو گیا۔

[illegible]

وہ چلا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا ان کی طرف آ گیا [illegible] جانے لگا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

○

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اس پر ایک جاسوسی ناول

[illegible]

[illegible] کریں گے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دوسری طرف سے آواز آئی۔

[illegible] بھی بڑی دلچسپی کہاں؟"

[illegible] دلچسپ ہو گیا ہے!"

[illegible] اس سے کوئی دلچسپی نہیں" [illegible]

[illegible] پہلے بھی کوئی دلچسپی نہیں تھی، میں ذاتی طور پر دلچسپی لے رہا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عمر سلطان کی آواز میں جھنجھلاہٹ تھی!

جانے دیجئے! پہلے آپ سے دلچسپی تھی [illegible] اور مجھے [illegible]

[illegible]

[illegible]

"میں سیکرٹ سروس کے چیف آفیسر کی حیثیت سے پوچھ رہا ہوں" [illegible]

[illegible]

"کیا مطلب ہے؟"

"وہ فوری طور پر عمران صاحب کے کاغذات" عمران نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سلطان کے لئے [illegible]

حالانکہ وہ سب ابھی طرح کھل گئی تھی لیکن عمران نے [illegible]

[illegible] سر سلطان بلند آواز میں [illegible]

"لیکن سر" عمران تیزی سے ان کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

"کاغذات کی کیا بات تھی؟"

[illegible]

"اس کے کاغذات کے متعلق تمہیں کیا معلوم ہے؟"

"میں جانتا ہوں کہ اس وقت آپ کے دفتر میں ان واقعات کی صرف نقل [illegible] اصل کاغذات وہاں نہیں ہیں اور شاید آپ کو اس کا علم بھی ہے"

"اندر چلو" سر سلطان نے [illegible] کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"مجھے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مجھے پوری تفتیش نہیں ملی تھی لہٰذا یہ ضروری نہیں تھا کہ [illegible]

[illegible]

[illegible] مجھے دو۔"

[illegible] نے کاغذات کا پیکٹ جیب سے نکال کر ان کی طرف بڑھا دیا [illegible] کی کارروائیوں کے علاوہ اور کسی قسم کی آواز نہیں تھی۔

[illegible] اس میں وہ شیٹیں نہیں ہیں" سر سلطان نے بھرائی ہوئی آواز [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اصل حالات کیا ہیں؟"

[illegible] جانتا ہوں اور حالات سے واقف ہونے سے قبل ہی وہ قتل کر دیا گیا اگر [illegible]

[illegible]

[illegible] سے شروع ہوئی تھی۔

[illegible]

[illegible]

"مگر پچھلی رات آپ نے مجھے [illegible] کر دیا تھا"

[illegible]

[illegible]

"اگر وہ بھی اتفاقاً مل گئے تو واپس کر دیے جائیں گے"

"مطلب"

"کیا میں وہاں ان کاغذات کی تلاش میں گیا تھا" عمران نے سوال کیا

[illegible]

"آپ بچانے کی کوشش کر رہے ہیں" عمران نے [illegible]

[illegible]

[illegible] "آپ سے حکومت کے [illegible] سکتا ہے" عمران نے پوچھا

[illegible]

[illegible]

* * *

[illegible]

[illegible]

[illegible] نشست کے کمرے میں آیا جہاں ایک [illegible]

پڑی ہوئی تھی۔ دیواریں شفاف اور سادگی کا بہترین نمونہ تھیں۔

تھوڑی دیر بعد ایک عورت کمرے میں داخل ہوئی جس کی عمر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ایک [illegible] عورت تھی

[illegible]

موت کی خبر لے کر آئے ہیں جس نے کوئی بہت بڑی جائداد چھوڑی ہو"

"میں آپ کے مستقبل کے لئے ایک بڑا شاندار پروگرام لے کر حاضر ہوا [illegible] نے نجومی سے کہا

[illegible]

[illegible]

[illegible] کہا "مستقبل ہر ایک کا شاندار ہونا چاہئے"

[illegible] عمران [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"نہیں محترمہ میں انشورنس ایجنٹ ہوں"

[illegible] کوشش کیوں کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

"آپ جانتے ہیں" [illegible] کہا

[illegible]

[illegible] ملاقاتوں کی مرضی پر منحصر ہے"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ابھی پیش کیا کرتی ہوں"

[illegible] عمران لمبی سانس لے کر [illegible]

[illegible] تمہیں دیکھ رہا ہوں [illegible] آج ہمت کر کے یہاں چلا آیا"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عمران کو گھورتی رہی پھر ہنستی ہوئی بولی "تم [illegible] بتاتی ہو

[illegible]

[illegible] اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ میرا پیچھا کیوں کیا جس میں [illegible]

[illegible] تم مجھے دھمکیاں دیتی ہو

[illegible]

[illegible] عمران ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا "مجھے پوری طرح [illegible]

[illegible] کے وہ چار آدمی اس بات کی شہادت دیں گے کہ میں [illegible] قتل [illegible]

[illegible] اس شہر کا ایک معزز شہری ہوں کیا تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے [illegible]

تمہیں تیکھی نظروں سے گھور کر دیکھتے [illegible]

"مس امداد کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا" گلوریا جھٹکے کے ساتھ [illegible]

"دماغ تو بالکل ٹھیک ہے البتہ معدہ خراب رہتا ہے آج کل [illegible] استعمال شروع کر دیا ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صرف ایک [illegible]

"تم جیسا بیہودہ آدمی آج تک میری نظروں سے نہیں گزرا"

"آپ کا کیا مطلب [illegible]

[illegible]

[illegible] چلے [illegible]

"اگر یہ معلوم ہوتا کہ تم اس طرح پیش آؤ گی تو پہلے ہی [illegible]

[illegible]

"شٹ اپ"

[illegible]

"تم یہاں سے چلے جاؤ"

"آخر آپ کو کیا تکلیف پہنچ رہی ہے مجھ سے [illegible] کوئی غیر مہذب آدمی تو نہیں ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں بھی تمہیں اچھا لگتا ہوں"

"[illegible] شٹ اپ" گلوریا غصے میں پاگل ہو گئی اور اس طرح چیخی کہ [illegible] اچانک بوڑھی ملازمہ دروازے میں دکھائی دی

"ہوں" عمران نے اس سے کہا "کوئی گھبرانے کی بات [illegible] انتقال کی خبر لایا ہوں"

گلوریا یہ سن کر بالکل پاگل ہو [illegible]

[illegible] بوڑھی [illegible] بوکھلائے ہوئے انداز میں وہاں سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کافی ہے [illegible]

[illegible] نظروں سے گلوریا کی طرف دیکھتا رہا [illegible]

[illegible]

○

[illegible] بھول رہی تھی [illegible] سے [illegible]

[illegible] کے پچھلے حصے میں داخل ہو گیا [illegible]

[illegible] سے اس نے جلدی جلدی [illegible]

[illegible]

[illegible] اس نے [illegible]

[illegible] ڈرائنگ روم میں آ گیا تھا

[illegible] پہلے تم [illegible] درست کرو"

[illegible]

[illegible] تک خاموشی رہی۔ پھر اس نے [illegible]

[illegible]

[illegible] اس آدمی کا تعاقب کیا تھا [illegible] دیکھا گیا تھا

[illegible] لیکن پھر اس نے [illegible] سے پوچھا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سوٹ تھا جو [illegible] بال پریشان [illegible] اور آنکھیں انگاروں کی طرح جن سے درندگی اور وحشت [illegible] ہے

”تم نے تو مصوری شروع کر دی۔“ میاں جبار کلائی کی گھڑی کی طرف دیکھتا ہوا [illegible] کی بات کرو۔“

”میں اس کا تعاقب کر رہا [illegible]“ [illegible] ایک طویل سانس لے کر کہنے لگا [illegible] جہاں سے نکل کر اس [illegible] نے اس کا تعاقب [illegible] کہ [illegible] ہال میں بیٹھے ہوئے آدمیوں کا جائزہ لیتا رہا [illegible] کے ہاتھوں سے گلاس چھوٹ پڑے [illegible] گلاس چھوٹ پڑے تھے اور [illegible] بیٹھا میں نے دوسرے ہی لمحے میں ان دونوں آدمیوں کو ہوٹل سے باہر جاتے [illegible]

”کیوں۔ خاموش کیوں ہو گئے؟“ میاں [illegible] سے بولے

[illegible] خواہش پوری نہ ہو سکی! ہو سکتا ہے اسے میرے تعاقب [illegible] جب [illegible] گیا میں [illegible] کی روشنی کی [illegible] ایک [illegible] صاف ہو گیا! اور دوسری طرف کی کسی گلی میں غائب ہو چکا تھا

[illegible] تم مجھے کیا بتانے آئے ہو؟“ میاں جبار جھنجھلا گیا

[illegible] آدمیوں کے متعلق میں نے بڑی اہم معلومات [illegible] سے ہیں۔“

[illegible]

”جی ہاں! میں ان سے [illegible]

[illegible] دونوں نشے میں تھے اور نشے ہی کے عالم میں گلاسوں کے گرانے پر ایک ایک جام [illegible] کی [illegible] ہو گئی تھی [illegible] ہی نے اس آدمی کے تذکرے پر میرا استقبال کیا“ [illegible] خاموش ہو گیا۔

[illegible]

[illegible] اس آدمی شاید ہماری مدد کر [illegible]

[illegible] میاں [illegible] بولا۔ ”کل صبح ان دونوں کو آفس میں طلب کر لو!“

[illegible] بالکل ٹھیک رہے گا کیونکہ تم ان سے [illegible]

[illegible]

○

[illegible]

سے محروم ہے؟"

[illegible]

"کئی بار سونیا کا دوست پہ اور کل گوریا کے ساتھ نظر آیا تھا"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس کے بعد وہ کہاں گیا تھا؟"

"یہ آپ کیپٹن جعفری سے معلوم کر سکیں گے۔"

"اچھا — شکریہ! جوزف گوریا پر برابر نظر رکھو، اس سونیا کو کون دیکھ رہا ہے —"

"یس"

"اچھا اور سارجنٹ ناشاد!"

"وہ غالباً شاعری کر رہا ہے!" اس کا خیال ہے کہ لوگ اس کے بعد اس کے کلام کی قدر کریں گے!"

"اگر وہ کسی طرح مر سکے تو ضرور مدد دو"

جولیا ہنسنے لگی — لیکن پھر فوراً ہی خاموش ہو گئی۔

"جولیا! ہاں اسے سارجنٹ ناشاد کو بھی اشرف پر نظر رکھنے کو کہو۔"

[illegible]

"اس کے علاوہ کچھ اور ہے؟"

نہیں [illegible] اس کیس کو کچھ ہی نہیں سکی ہوں البتہ میں جو کہانی شائع ہوئی [illegible] متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تو پھر تم نے تحریر پڑھ لی ہوگی جو کسی قسم کے انتقام کے متعلق ہو سکتا ہے کسی [illegible] کی توجہ مبذول کرانے پر واضح ہوئی تھی؟"

"ہاں [illegible] آں [illegible] غالباً وہ ان لوگوں سے انتقام لینا چاہتا ہے جو کسی کی موت کا باعث [illegible]

[illegible]

[illegible] جولیا نے کہا

[illegible]

[illegible] "مگر ہم اس آدمی کو کہاں تلاش کریں"

"میرا خیال ہے کہ پٹھان [illegible] کے آدمی اس کی راہ پر لگ گئے ہیں!"

"مگر جناب! میں یہ بھی معلوم کرنا چاہوں گی کہ اس کیس کا گوریا سے کیا تعلق [illegible]

"تعلق کا مجھے بھی علم نہیں ہے!" عمران نے جواب دیا۔ "ہو سکتی ہے [illegible] تھی [illegible] محسوس کی جاتی ہیں۔ اگر ہمیں اس کی پرواہ ہونی چاہئے [illegible]

[illegible]

"ٹھیک ہے جناب!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"بس تم اپنا کام دیکھو!" عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر کے اس کی پیشانی پر سلوٹیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دوسری طرف سے آواز آئی۔ "وہ گوریا کے مکان سے نکل کر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"میرے پاس وقت نہیں ہے فضول باتوں کے لئے" پاشا غرایا

"[illegible] کے متعلق تمہیں ایک عورت بہت کچھ بتا سکتی ہے۔۔۔"

[illegible]

[illegible] سے مل چکے ہو" پاشا نے پوچھا

"مل چکا ہوں، لیکن اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا تمہاری وجہ سے وہ ڈرتی ہے۔" [illegible] تمہاری صورت ہی دیکھ کر خوفزدہ ہو جاتی ہے [illegible] کہ کبھی بڑے فخر سے اس کی جان پہچان تھی اور جن دنوں میں تم اپنے کلب میں رقاصہ تھی۔ [illegible] بھی رقاصہ ہی تھی ان دنوں میں گہری دوستی تھی [illegible]

[illegible]

[illegible] بعد عمران سے جوزیا کی کال ریسیو کی تو کہہ رہی تھی۔۔۔"

ہو سکتا ہے کہ آپ اس سے واقف بھی ہوں؟"

[illegible]

"[illegible] گویا کے درمیان [illegible] ہو گیا۔"

[illegible]

[illegible] عمران نے اسے پارک کے پیچھے لگا دیا۔

[illegible] اس نے بھی منظور پارک والے [illegible] منظور پارک سے [illegible] پہنچا جہاں اس نے [illegible] ضرور جانے کی [illegible] وہ سوچنے لگا رات کی [illegible] وہ خطرہ [illegible] وہ سازش میں شریک ہے اور کالا گویا کی موت کی تمام ذمہ داری اس [illegible]

[illegible]

[illegible] کہ انہیں حالات کے تحت وہ خطرہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آقرب گھر بار کی [illegible]

[illegible] تھا اسی جھگڑے کی وجہ پر [illegible]

صورت میں جائے کا واسطہ لازمی طور پر کوئی خاص اہمیت رکھتی ہو۔

چھ بجے شام کو عمران نے فیصلہ کیا [illegible]

کیونکہ اس کے اپنے [illegible]

[illegible]

اس نے اپنی نوٹ بک میں [illegible]

[illegible]

[illegible] اس کی قبر کھودنے سے صاف انکار کر دیا تھا [illegible] کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہو [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک حد پر قبضہ کر لیا تھا اور اب [illegible]

[illegible] اسی طرح گھر بار کی حد کی طرف بڑھ رہا تھا

[illegible] جنگل میں [illegible]

[illegible] میں بھی بیٹھ سکتا ہوں" عمران اس کے سامنے بیٹھتا ہوا بولا۔ [illegible] حیرت [illegible]

[illegible] نہیں ہوں" اس نے [illegible] کہا۔

[illegible]

[illegible] اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی نہ جانے کیوں [illegible] کی طرف [illegible] جہاں سے تھوڑے ہی فاصلے پر جنگلی انہیں حیرت سے دیکھ رہی [illegible] سے کہا "کیا تم [illegible] تمہیں معاف کر دے گا

[illegible] گئی تھیں۔

گوہر بانو [illegible]

[illegible]

[illegible]

گوہر بانو [illegible]

اس کی سانسیں تیزی سے چل رہی تھیں

[illegible]

"تم کیا چاہتے ہو؟" گوہر بانو نے ہراساں ہوتی آواز میں پوچھا

"[illegible] سے حفاظت تم [illegible] سے بچا لیا گیا تھا"

گوہر بانو نے جواب [illegible] کسی [illegible] نظروں سے چاروں طرف دیکھا

[illegible]

[illegible]

"تم مجھے یہ [illegible] نہیں [illegible]" گوہر بانو بولی

"یہی بات ہے [illegible]"

[illegible]

[illegible]

طرف دیکھ [illegible] تیز نظروں سے دیکھ رہی تھی

[illegible] گوہر بانو کی طرف دیکھنے لگا جس کی حالت [illegible]

[illegible]

[illegible] قریب آنے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ڈراؤنی [illegible] کہ آسانی سے قتل ہو جاؤں؟"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] نے [illegible] سوچ کر [illegible]

[illegible]

[illegible] نہیں جاتی"

[illegible]

"[illegible] تم نے اس سے ملاقات [illegible] گوہر بانو [illegible]"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سوچتی رہی پھر بولی "مگر [illegible]"

"اسے علم ہے جس وقت بھی چاہوں اپنے راستے سے ہٹا سکتا ہوں"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"[illegible] لیکن چاہتی ہو" تم اس سے [illegible]

"لیکن ابھی اس کی کچھ مقدار اپنے ساتھ ہے [illegible]

آخر تم کسی تجربے کا شکار ہو ہی گئے۔

"تم کہتے ہو تو میں [illegible] شراب [illegible] لیکن اسے [illegible] محفوظ کروں؟"

[illegible]

"تو پھر دوسری صورت میں بھی وہ اپنی اسکیم بدل سکتے ہیں اگر میں [illegible]

"شاید انہیں یہ معلوم ہو سکے کہ ہم یہاں سے کب گئے؟"

"تو یہ اس طرح بھی ممکن ہے کہ میں شراب طلب کروں اور اس [illegible] ساتھ لیتی جاؤں؟"

[illegible]

[illegible] سے کہا "میں [illegible] جواب [illegible] دوسری ملاقات ہے"

"ہر دوسری ملاقات میں آدمی کا دل صاف نہیں ہو سکتا [illegible] بھی تھا"

[illegible] تھی جو ادھر ادھر دیکھ رہی تھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رک گیا [illegible] آہستہ آہستہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ایک چالاک [illegible] عورت تھی [illegible]

[illegible] اس کی ناک [illegible] سمیت [illegible] میں ال دی۔

[illegible] ایک طویل سانس لے کر [illegible] "واقعی اگر تم [illegible] کے لئے میری [illegible] میں ساری [illegible] کر دوں؟"

[illegible] لیکن [illegible] کے آثار اب بھی اس کے چہرے پر [illegible]

[illegible]

[illegible] تھوڑی شراب [illegible] میں تمہیں [illegible] یہاں سے نکال لے جاؤں گا [illegible] اس قسم کا [illegible] تمہیں [illegible]

[illegible]

"صاحب ... یہ کیا ہے۔"

"میں دراصل سیاح پرتگالی ہوں۔"

"مگر شاید پرتگال میں بھی اس قسم کے جام نہیں ہوتے"

"آپ ... پرتگال کے مشہور ... خاندان سے واقف نہیں ہو ... پرتگالیوں کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے؟"

[illegible]

[illegible]

"ٹھیک ہے — اچھی ... ٹھہرو" ... گلاس اٹھا کر ہونٹوں تک لے جاتے ہوئے

[illegible]

[illegible]

پھر ... کے اندر ہی اندر گلاس آدھا ...

پھر یک بیک اس کا سر ... سے جا لگا ... ہوئے اندر ... قریب بیٹھے ہوئے ... کی طرف متوجہ ہو گئے

"ہم ... طبیعت خراب ہو رہی ہے" ...

"جی ... میں" عمران ...

[illegible]

... لپکتا ہوا ان کی طرف آیا

"کیا بات ہے جناب!" اس نے پوچھا

"یک بیک طبیعت خراب ہو گئی" عمران اس کے ہاتھ میں کچھ نوٹ ٹھونستا ہوا ... "واپس آ کر حساب کروں گا"

وہ کیپلا ... سے ... کے قریب ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... عمران کچھ سوچ رہا تھا آخر اس نے ہاتھ ... کر کہا

"... میں اپنے گھر جا رہا ہوں"

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

... عمران کے بیان پر ... تھا اس نے ... میں ... لائی تھی

... گئی! عمران اسے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا ... اس کی نظر ... کی ... اور ... اس کی طرف ... تھی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"... اس قسم کے ... ثابت کر دوں گا"

"... تمہیں ..."

[illegible]

[illegible]

"اگر تم کاغذات لے گئے تب بھی میری گردن کٹ ہی جائے گی! کیونکہ پارکر کو یقین ہے کہ سارے کاغذات میرے ہی پاس ہیں!"

"تم اس کی پرواہ نہ کرو! تمہاری حفاظت کا ذمہ لیتا ہوں! کیونکہ میرے سات آدمی ہر وقت تمہاری حفاظت کریں گے!"

"اگر پارکر نے جھلا کر پولیس کو اطلاع دے دی تو!"

"اس سے پہلے ہی پارکر ختم کر دیا جائے گا! تم مطمئن رہو!"

"کرنل جوزف کیوں قتل کیا گیا!" گلوریا اچانک پوچھ بیٹھی!

"کیونکہ اس کی وجہ سے ایک عورت جیسی بد قسمت ادیبہ، گر کر تڑپ کر مری تھی! اسے اس کے لیے بھی ہوش نہیں آیا کہ پولیس اس کا بیان لے سکتی! میں لیفٹیننٹ رابن سے واقف ہوں جس نے کرنل جوزف کو قتل کیا ہے! وہ کسی کو بتانا چاہتا تھا! ابھی اس شہر میں پانچ قتل ہوں گے۔۔۔!"

"کیوں؟ کیا مطلب!"

"جیسی کی موت میں چھ آدمیوں کا ہاتھ تھا! ان میں سے ایک ختم کر دیا گیا! پانچ ابھی باقی ہیں!"

"تم انہیں جانتے ہو!"

"ہاں ہاں! اگر تمہیں اس موضوع سے دلچسپی نہ ہونی چاہئے۔ تم تو اس کام کی بات کرو! کاغذات!"

"تم وعدہ کرتے ہو کہ میری حفاظت کرو گے!"

"ابھی اور اسی وقت میرے آدمی یہاں پہنچ سکتے ہیں! فون ہے تمہارے پاس!"

"ہے۔۔۔!"

عمران نے اپنے تین ماتحتوں کو فون کیا اور جب وہ فون کر چکا تو گلوریا نے کہا۔ "تمہاری آواز کچھ بدلی ہوئی سی معلوم ہو رہی تھی!"

"نہیں تو۔۔۔ تمہیں دھوکا ہوا ہوگا۔۔۔ اب یہ تین آدمی ہر وقت تمہاری نگرانی کریں گے اس وقت تک دلکشا اپارٹمنٹ سے نہیں ہٹیں گے جب تک کہ میں حکم نہ دوں!"

کچھ دیر تک خاموش رہنے کے بعد گلوریا نے کاغذات عمران کے حوالے کر دیئے!

تو ہی اس نے یہ بھی کہا۔ "بقیہ کاغذات بھی تمہیں میری مدد کے بغیر نہیں مل سکیں گے مگر کرنل جوزف کی طرف جانا بھی خطرناک ہوگا کیونکہ محکمہ سراغرسانی والے عمارت کی نگرانی کر رہے ہیں!"

"اچھا!" عمران مسکرایا۔ "تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ میں کاغذات وہاں سے حاصل کر چکا ہوں!"

"تم جھوٹے ہو!"

"ہو سکتا ہے! لیکن شاید میں نے خواب دیکھا ہو! کرنل جوزف کی خواب گاہ والے تہہ خانے سے جو راستہ نیچے گیا ہے۔۔۔ آہا۔۔۔ وہ رستہ ایک میوزیم لے جاتا ہے اور میوزیم [illegible] بڑا پیارا خواب تھا گلوریا ڈارلنگ! پریوں کے شہزادے نے تہہ خانے سے کاغذات حاصل کر لیے۔۔۔ ہاہا۔۔۔ ہا!"

"[illegible]"

"لیکن اس کا اجر کسی اور! ابھی ہم دونوں بہت دن زندہ رہیں گے۔۔۔ ہاہا!"

* * *

انسپکٹر پرویز کا وقت سارجنٹ ساجد میجر اشرف کی کوٹھی کی نگرانی کر رہا تھا! کیپٹن فیاض نے عمران کے تیار کئے ہوئے پلان پر قسمت آزمائی کی تھی! لیکن سونیا کی زبان کھلوانے میں کامیاب نہ ہو سکا تھا! بہر حال اب اس کے پاس میجر اشرف اور کرنل ورما کے علاوہ تین نام اور بھی تھے۔ سونیا کو اس نے اسی دن گرفتار کر کے ضمانت پر رہا کر دیا تھا اور اس سے وعدہ کیا تھا کہ ان پانچ آدمیوں کے خلاف وہ سلطانی گواہ بن کر بری کر دی جائے گی۔ اور اب ان پانچ آدمیوں کی نگرانی ہو رہی تھی! کیپٹن فیاض کا خیال تھا کہ اس بار مجرم قتل پر پہلے ہاتھ ڈالا جائے۔۔۔ جو ان پانچ میں سے نپٹ لیا جائے گا جس کی حیوانیت نے چودہ سال قبل ایک عورت کی جان لی تھی!

بہر حال سارجنٹ ساجد میجر اشرف کی نگرانی کر رہا تھا! ٹھیک پانچ بجے شام کو پھاٹک سے ایک کالی کار نظر آئی جس نے اسے بے ساختہ چونک پڑنے پر مجبور کر دیا اور بلاشبہ وہی کار تھی جس کے لئے محکمہ سراغرسانی کئی دن سے سرگرداں تھا! اس کی [illegible] ہوئی تھی۔ اس پر سیاہ سوٹ تھا اور آنکھوں میں وحشت! وہ گیٹ سے نکل کر فٹ پاتھ سے لگی ہوئی موٹر سائیکل کے قریب آیا اور دوسرے ہی لمحے میں موٹر سائیکل اسٹارٹ ہو کر سڑک پر فرانے

مڑنے لگی۔ سارجنٹ ساجد اپنی موٹر سائیکل کی طرف جھپٹا پھر ذرا سی دیر میں وہ بھی پراسرار آدمی کے پیچھے جا رہا تھا۔

تقریباً دس منٹ تک تعاقب جاری رہا پھر اگلی موٹر سائیکل قرطبہ اسٹریٹ میں داخل ہوئی۔ لیکن وہ [illegible] کے چوراہے سے آگے نکل چکی تھی اسے ٹھیک سویٹ کارنر کے سامنے روکا گیا تھا۔ ساجد نے اسے موٹر سائیکل سے اتر کر سویٹ کارنر میں جاتے دیکھا۔ سویٹ کارنر کے سامنے ہی ایک دوا فروش کی دوکان تھی۔ ساجد نے وہیں سے انسپکٹر پرویز کو فون کیا اور پھر باہر آکر کھڑا ہو گیا اور وہ پراسرار آدمی سامنے ہی بیٹھا شاید چائے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

پھر چند منٹ بعد ہی قرطبہ اسٹریٹ میں دو پولیس جیپیں آکر رکیں۔ ان جیپوں میں مسلح پولیس موجود تھی ایک کار میں کیپٹن فیاض اور انسپکٹر پرویز تھے وہ سب سویٹ کارنر میں گھس پڑے اور کاؤنٹر کے پیچھے [illegible] کاؤنٹر ہی پر کھڑا شام کا اخبار دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ وہ لوگ پولیس والوں کو اس طرح گھستے دیکھ کر ششدر رہ گئے لیکن پولیس والے تو اس میز کے گرد پھیل گئے تھے جس پر وہ پراسرار آدمی تھا [illegible] بھی جم گیا تھا۔

"تم چپ چاپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ" کیپٹن فیاض نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یہ کس خوشی میں جناب!" اس آدمی نے ایک عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

"تم پر کرنل جوزف کے قتل کا الزام ہے" کیپٹن فیاض نے کہا پھر سونیا کی طرف مڑ کر بولا۔ "ادھر آؤ ۔۔۔ دیکھو! لیفٹیننٹ راجن یہی ہے!"

"ہاں! میں لیفٹیننٹ راجن ہوں"

سونیا جو قریب آ چکی تھی حیرانگی سے بولی۔ "نہیں یہ لیفٹیننٹ راجن ہرگز نہیں ہے"

وہ اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے کھڑا تھا اور انسپکٹر اس کی جامہ تلاشی لے رہا تھا۔ اچانک اس کے منہ سے ایک ہلکی سی آواز نکلی کیونکہ اس نے اس کی پتلون کی جیب سے ایک خنجر برآمد کیا تھا جس کے دستے پر تحریر تھا "[illegible]" اور یہ اس خنجر سے مختلف نہیں تھا جو کرنل جوزف کی لاش میں پایا گیا تھا۔

"کیا اب بھی تمہیں کرنل جوزف کے قتل سے انکار ہے؟" کیپٹن فیاض نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"قطعی انکار ہے! آپ اس خنجر پر نہ جائیے اسے [illegible] سے لے لیا تھا آپ کو اسی

یں اسی ساخت کے تقریباً ایک درجن خنجر مل جائیں گے۔"

"کیا مطلب ---؟"

"یہ سونیا اور پیارے سے پوچھئے!"

"بکواس ہے ... پتہ نہیں یہ کون ہے اور کیا بک رہا ہے!" سونیا جھلاتے ہوئے لہجے میں بولی۔

"کیوں؟" پراسرار آدمی بولا۔ "تم مجھے نہیں پہچانتیں! لیفٹیننٹ راجن کو، جس کی کہانی تمہاری ہی زبانی پولیس تک پہنچی ہے! نہیں سونیا اتنی بے مروت نہ بنو ظالم۔ آخر تم کیوں مجھے پہچاننے سے انکار کر رہی ہو [illegible] میری جان۔ اس طرح تم اور پیارے صاف بچ جاؤ گے!"

"کیوں! اس نے کیا کیا ہے کہ بچ جائے گا" پیارے گرجا۔

"تم نے کرنل جوزف کو قتل کیا ہے ۔۔۔ میں یہ خنجر یہاں سے برآمد کر سکتا ہوں!"

"تب تو ... بلاشبہ یہ آدمی لیفٹیننٹ راجن ہی معلوم ہوتا ہے!" پیارے نے سونیا کی طرف دیکھا۔ جس کے چہرے پر شدید ترین الجھن کے آثار تھے!

"ہم ... نہیں" وہ صرف ہکلا کر رہ گئی!

"میری طرف دیکھو!" اس آدمی نے کہا "کیا تم نے کرنل جوزف کو ان کاغذات کے لئے نہیں قتل کیا تھا جو اس نے اخبار والوں سے چرائے تھے۔ تم نے اسے جوزف لاج کے تہہ خانے میں قتل کیا تھا۔ اصل میں وہ قتل کرنے کا نہیں تھا تم تو ان کاغذات کے لئے اس پر تشدد کر رہے تھے لیکن ایک دوسری تدبیر سوجھی! تم لوگ کرنل جوزف کو [illegible] والے معاملے میں پہلے ہی بلیک میل کر رہے تھے۔ تم صرف اسے بلکہ ان دوسرے پانچ آدمیوں کو بھی اور شاید انہوں نے رقم دینے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ اب اگر تم لوگ پولیس کو مطلع کر دو تو ان کا کچھ نہیں بگڑے گا! لہٰذا تم نے سوچا کیوں نہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اس پھر سے اپنی اسکیم کے تحت تم نے بڑی خوبصورتی سے اسکینڈل کھڑا کر دیا تمہارے ایک آدمی نے لیفٹیننٹ راجن کی شکل بنا کر سعید آباد پولیس اسٹیشن کے ایک سیکنڈ آفیسر کو عیسائیوں کے قبرستان میں بلوایا۔ محض اس لئے کہ جب کرنل جوزف کی لاش سے [illegible] کا خنجر برآمد ہوا تو لیفٹیننٹ والی کہانی کی شہرت ہو جائے۔ پھر تم ان پانچوں آدمیوں کو دوسری دھمکی دے کر بڑی بڑی رقم وصول کرو اور وہ دھمکی یہ ہوتی کہ کرنل جوزف کے قاتل کو ان پانچوں آدمیوں نے

ہم بھی تباہ ہو جائیں گے! تم اس میں کامیاب بھی ہو گئے! تم نے ابھی کل ہی ان پانچوں آدمیوں نے پچھتر ہزار روپے وصول کئے ہیں! کرنل جوزف کا نام ان کے سامنے تو لیا جا رہا [illegible] انہوں نے تمہاری طلب کردہ قیمت فراہم کر دی۔"

"یہ سب کچھ بکواس ہے۔" [illegible] چیخا اور وہ آدمی ہنستے ہوئے بولا۔ "پیارے [illegible] گدھے ہو! کیا تمہیں یہ نہیں معلوم تھا کہ پوسٹ مارٹم کرنے والوں سے کوئی بات پوشیدہ [illegible] تم نے لاش کو برف میں رکھ کر اسے سڑنے سے بچا تو لیا تھا لیکن یہ نہ سوچ سکے کہ پوسٹ مارٹم اس طرح نہیں ہوتا جس طرح کوئی حکیم نبض دیکھتا ہے اور پھر تم نے دوسرا گدھا پن یہ کیا [illegible] دوسرا گدھا پن تو شاید ابھی تک تم سے بھی سرزد ہو چکا ہو [illegible] سوچا کہ خواہ مخواہ میں کرنل کے جوتے یا سلیپر موجود ہیں یا نہیں! اگر اسے جوتے یا سلیپر [illegible] مقتول کے متعلق کوٹھی میں تھوڑی سی سنسنی ہی پھیلی ہے۔"

"تم کون ہو؟" دفعتاً فیاض نے گرج کر پوچھا۔

اس پر اس نقاب پوش آدمی نے اپنی ڈاڑھی نوچنی شروع کر دی۔

"تم!" فیاض کا منہ حیرت سے کھل گیا کیونکہ اب اس کے سامنے [illegible] کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"ارے یہ تو وہی بلیک میلر ہے!" اچانک ثریا ہسٹریائی انداز میں چیخی۔

"ہاں، تم ہو!" [illegible] بولا۔ "تم نے اس رات مجھے [illegible] کر دیا تھا لیکن آج میرے ہاتھوں سے بچ کر کہاں جاؤ گے؟"

"گوریا کے گھر جا کر اس کی جان لی تھی [illegible] جو ابھی تک زندہ ہے [illegible] کی تھی [illegible] یاد رکھو [illegible] ابھی تو تمہیں ان [illegible] کا پتہ بھی بتانا پڑے گا جن کے ہاتھ دفتر خارجہ کے کاغذات فروخت کرنے والے تھے! کرنل جوزف تم لوگوں سے [illegible] تھا بڑا گھاگ۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے کاغذات تمہارے حوالے کر دیئے تو موت ہی [illegible] کے ہاتھ آئے گی!"

"یہ بلیک میلر ہے جناب!" [illegible] کیپٹن فیاض سے کہا۔ "[illegible]"

[illegible] رات اس نے ہم پر بڑی زیادتیاں کی تھیں!"

"خاموش رہو!" کیپٹن فیاض نے اسے ڈانٹا پھر عمران سے بولا۔ "جو کچھ تم ابھی تک بک چکے ہو اس کے لئے تمہارے پاس کیا ثبوت ہے؟"

"ثبوت نمبر ایک۔ کرنل جوزف کے تہہ خانے میں ان لوگوں کی انگلیوں کے نشانات ملے ہیں! ثبوت نمبر دو۔ یہاں سے بھی [illegible] کے نام کے تقریباً ایک درجن [illegible] برآمد ہو سکتے ہیں! ثبوت نمبر تین گوریا [illegible] سلطانی گواہ بھی بن سکتی ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کیپٹن فیاض کہ یہ محکمہ خارجہ کا کیس ہے اور مجھے ان دونوں کے وارنٹ محکمہ خارجہ ہی کے ذریعہ ملے ہیں! کیا تمہیں پتہ نہیں ہے کہ سر سلطان بھی موقعہ واردات پر موجود تھے! انہوں نے مجھے خاص طور سے طلب کیا تھا اس لئے۔ ان وارنٹوں پر [illegible] کے فوراً بعد ہو گئے۔"

فیاض کا منہ لٹک گیا۔ لیکن وارنٹ دیکھنے کے بعد ان دونوں کے ہتھکڑیاں لگانی ہی پڑیں۔ ثریا بے تحاشہ گالیاں بک رہی تھی مگر کانسٹیبلوں نے جلد ہی اس کی زبان بند کر دی!

گوریا [illegible] سر سلطان کے [illegible] رو رہی تھی! عمران نے بمشکل تمام اسے بتایا۔

"تمہاری گلو خلاصی اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ سلطانی گواہ بن جاؤ۔" عمران نے کہا۔

"مجھے کسی بات سے انکار نہ ہو گا جناب!" گوریا نے سسکتے ہوئے کہا۔

"لیکن عدالت میں تمہاری زبان سے یہ نہ نکلنے پائے کہ اس معاملے کا تذکرہ سر سلطان سے کیا تھا۔"

"نہیں عمران صاحب کبھی نہیں ایسا نہیں ہو گا۔"

تھوڑی دیر بعد وہ محکمہ خارجہ کے کچھ آدمیوں کی نگرانی میں حوالات کے لئے روانہ کر دی گئی!

"تم نے مجھ پر یہ دوسرا بڑا احسان کیا ہے!" سر سلطان بھرائی ہوئی آواز میں بولے۔

"ارے بس جانے دیجئے جناب! [illegible] ایک ایسے آدمی نے مجھے گوریا کے [illegible] دیکھ لیا ہے جس کا میں [illegible] وہ سونے کا کاروبار کر رہا تھا!"

"کیا سونے کا کاروبار کر رہے تھے؟"

"ارے یہ وہ کیا کہتے ہیں [illegible] اسے شوہر کے بھی [illegible] کے بھائی کے شوہر [illegible] بہن شوہر

آپ بھول گئے کیا... ہے وہ... نولی... متولی... متولی... ارے وہ شوہر کو کیا کہتے ہیں؟

"جہولی... ارے جانے کیا بکواس کر رہے ہو تم۔" سر سلطان مسکرائے۔

"جہولی... جہولی..." عمران سر ہلا کر بولا۔ "میں اس آدمی کا جہولی ہو جانے کا ارادہ کر رہا تھا لیکن اس نے مجھے گھوڑیا کے ساتھ دیکھ لیا لعنت ہے اس پر... اسے ایسے موقع پر منہ پھیر لینا چاہئے تھا۔"

"تم کرو گے شادی؟" سر سلطان نے مسکرا کر پوچھا۔

"ارے اب کیا کروں گا شادی کا۔ والد صاحب بچارے بوڑھے ہو گئے ہیں آنکھیں نظر بھی کمزور ہو گئی ہے لہذا میرا سہرا اتنی صفائی سے نہ دیکھ سکیں گے جتنی صفائی سے دس سال پہلے دیکھ سکتے۔ اور میں اسے اپنی توہین سمجھتا ہوں کہ کوئی عینک لگا کر میرا سہرا دیکھے؟"

"ارے کمبخت تو کسی کو چھوڑتا بھی ہے؟"

"کیا کروں جناب یہ دل ہی ایسا ہے کہ کسی کو نہیں چھوڑنا چاہتا۔ خیر صاحب... ہاں اس پھر کی سلسلہ لگانے کے خلاف کیا کارروائی ہو سکے گی۔ جو اس معاہدے کا مسودہ چرانا چاہتا تھا؟"

"اس کے خلاف فی الحال کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی کیونکہ مسودہ وہاں تک پہنچا ہی نہیں۔ اب میں اس قصے کو یہیں ختم کر دینا چاہتا ہوں... حتی کہ عدالت میں یہ بھی ظاہر نہ ہونے دیا جائے کہ ان کے اقدامات کی نوعیت کیا تھی اسی میں بہتری ہے۔"

عمران خاموش ہو گیا۔ پھر سر سلطان نے کچھ دیر بعد پوچھا۔

"تم شروع ہی سے لیفٹیننٹ راجن کا رول ادا کر رہے تھے؟"

"جی نہیں اس سے پہلے یہ رول پارکر ہی کے ایک آدمی نے ادا کیا تھا۔ جب میں نے ان پانچوں آدمیوں کے متعلق معلوم کر لیا تو میں نے سوچا کہ ان کے بیان کی تصدیق کرائی جائے۔ لہذا میں نے فیاض کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ سعید آباد پولیس اسٹیشن کے بیٹھے [illegible] والی کہانی اخبارات میں شائع کرا دے۔ مقصد یہ تھا کہ میں اس طرح ان پانچوں آدمیوں پر اس کا رد عمل دیکھ سکوں۔ اس کا طریقہ یہی ہو سکتا تھا کہ میں اسی پر اسرار آدمی کی سی شکل بنا کر ان کے سامنے آتا۔ میں نے یہی کیا اور مجھے سو فیصدی کامیابی ہوئی۔ وہ مجھے دیکھ کر سراسیمہ ہو گئے۔ مگر سونیا اور اس کے ساتھی پہلے ہی ان سے پچاس ہزار روپے وصول کر چکے تھے۔ بہر حال

شاید کیپٹن بھی تحقیق کرے گا۔"

"مگر یہ تو... اور تجربہ کا سلسلہ خوب رہا۔" سر سلطان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ "ویسے اگر تم نہ ہوتے تو یہ کیس کسی سے سنبھل بھی نہ سکتا۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ بڑ فورڈ والی لاش سے کس طرح واقف ہو گئے تھے...؟"

"جو کیا تقریباً فراڈ تھے تہہ خانے میں انگلیوں کے کچھ نشانات دریافت کئے تھے جو پارکر اور اس کے ساتھیوں ہی کی انگلیوں کے نشانات تھے انہیں سے میں نے کیس کے متعلق اپنے نظریات یکسر بدل دیئے تھے... ویسے نظریات بدلنے کے لئے وہ کاغذات ہی کافی تھے۔ وہ تجربہ ہی کافی تھا کہ لندن والی لاش میں ٹھونسا گیا تھا۔ جناب اب اجازت دیجئے۔"

عمران اٹھ گیا نہ جانے کیوں وہ کچھ اکتایا اکتایا سا نظر آ رہا تھا۔

(ختم شد)